Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 44

شرح چندہ

سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن

80 کینیڈین ڈالر

یا 60 یورو

5 محرم / 1435 ہجری 30 / اخاء 1393 ہش 30 / اکتوبر 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

حقیقی طور پر اُسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اُس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امّارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)

واضح ہو کہ لُغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اِس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی ۚ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ۪ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کیلئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کیلئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کیلئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اُس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

''اعتقادی'' طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے بنائی گئی ہے۔

اور ''عملی'' طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اُس سے صادر ہوں وہی ہے جو عنداللہ مستحق اجر ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں یعنی ایسے لوگوں کیلئے نجات نقد موجود ہے کیونکہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لاکر اس سے موافقت تامہ ہوگئی اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو گیا اور تمام لذّت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر گئی اور جمیع اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذّذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگے تو یہی وہ کیفیت ہے جس کو فلاح اور نجات اور رستگاری سے موسوم کرنا چاہئے اور عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود و محسوس ہوگا وہ درحقیقت اسی کیفیت راسخہ کے اظلال و آثار ہیں جو اس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے۔مطلب یہ ہے کہ بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے اور جہنمی عذاب کی جڑھ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے۔

اب آیات ممدوحہ بالا پر ایک نظر غور ڈالنے سے ہر یک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقّق ہوسکتی ہے کہ جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کیلئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی مُعطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیّات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اِس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اُس کا ہے وہ اُس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔

اور ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیّت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلّل سے ان سب حکموں اور حدّوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تامّہ سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علوِ مرتبہ کو معلوم کرنے کیلئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کیلئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غم خواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے دوسروں کو آرام پہنچانے کیلئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کیلئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کی راہ میں نہ لگ جاوے۔پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امّارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کے نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 57 تا 61)

حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 32

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانئ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

اب تک قارئین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور آپؑ کی پیشگوئیوں پر اعتراضات کے جوابات ملاحظہ کرچکے ہیں۔

اس کے بعد معترض نے خلفائے احمدیت کی سیرت اور ان کے قومی اور ملکی فلاح و بہبود کے کاموں پر نہایت بودے اور رکیک اعتراضات کئے ہیں۔ ان اعتراضات کے درمیان کہیں کہیں خدا کی مخفی در مخفی قدرتوں کے ماتحت جو وہ اپنے مامورین اور پاک بندوں کے حق میں ان کے دشمنوں کے خلاف ظاہر کرتا ہے، اعتراف حق بھی ملتا ہے۔

مختصراً یہ بھی عرض کردوں کہ یہ اعتراضات صفی الرحمن مبارک پوری کی کتاب'' قادیانیت اپنے آئینے میں'' سے کاٹ چھانٹ کر 'منصف' نے شائع کئے ہیں۔ لہذا ہم اُنہیں اعتراضات کا جواب دے رہے ہیں جو 'منصف' نے شائع کئے ہیں۔ یاد رہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے متعلق جو اعتراضات معترض نے کئے تھے وہ 'منصف' نے شائع نہیں کئے اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے متعلق بھی معترض کے بعض ابتدائی اعتراضات 'منصف' نے شائع نہیں کئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ معترض کے ان نہایت بودے اعتراضات سے 'منصف' کو بھی اتفاق نہیں تھا۔ یا شائد 'منصف' کو یہ ڈر تھا کہ اگر میں 'تحریک جدید' یا 'وقف جدید' وغیرہ کا ذکر کروں گا تو یہ خود اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے والی بات ہوگی۔ واللہ اعلم۔

مختصراً یہ بھی عرض کردوں کہ اعتقادی اعتبار سے بھی اور عملی یا تنظیمی اعتبار سے بھی جماعت احمدیہ کا ہر قدم تعمیری ہے اور معاندین کا ہر قدم تخریبی۔ جس طرح شیطان ہمیشہ اُس وقت حملہ کرتا ہے جب انسان نیک عمل کی طرف قدم اُٹھاتا ہے۔ اسی طرح یہ معاندین بھی جہاں جہاں احمدی معلمین و مبلغین اور داعی اللہ جاتے ہیں اور ناخواندہ مسلمانوں کو قرآن، نماز اور دینی معلومات سے آگاہ کرکے حقیقی مسلمان بناتے ہیں، شیطان کی طرح ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں کہ تم جو چاہو کرو اور اپنی بداعمالیوں اور فسق و فجور میں مبتلا رہو لیکن خبردار یاد رکھو! احمدیوں کا ساتھ نہ دینا، ان میں شامل نہ ہونا۔ کیا یہ تخریب کاری نہیں؟ کیا یہ بعینہ وہی نظارہ نہیں جو آج سے چودہ سو سال قبل مکہ میں نظر آیا تھا؟ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختلف میلوں میں گھوم گھوم کر تبلیغ اسلام کرتے تھے اور آپؐ کے مخالفین آپؐ کے پیچھے پیچھے آپؐ کے سر پر خاک اُڑاتے جاتے تھے اور لوگوں کو گمراہ کرتے تھے کہ اس کی بات نہ ماننا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان معاندین کی آنکھیں کھولے اور انہیں حق کو پہچان کر اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

معترض کا اعتراف حقیقت

خدام الاحمدیہ کی سُرخی کے تحت معترض نے لکھا:

''اس تنظیم کا مقصد قادیانی نوجوانوں کی تربیت اور غیر قادیانیوں سے رابطے قائم کرنا ہے۔ یہ تنظیم قادیانی اُمت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔'' (منصف 14-1-24)

اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاء۔ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ اس جگہ معترض بھی یہ اقرار کئے بنا نہ رہ سکا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا مقصد قادیانی یعنی احمدی نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

''خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ تھی کہ نوجوانوں میں دینی روح پیدا کی جائے اور ان کے قلوب میں دین کے لئے اور بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 ستمبر 1942ء مطبوعہ الفضل 17 ستمبر 1942ء)

آپ نے خدام الاحمدیہ کو نصب العین بھی یہی دیا کہ ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی'' اور اسی نصب العین کے تحت آج دنیا بھر میں مجلس خدام الاحمدیہ کے نوجوان عملی اصلاح کے نہایت اعلیٰ معیار قائم کررہے ہیں جو دیگر اقوام کے نوجوانوں کے لئے بھی قابل تقلید ہیں۔

معترض کے ان الفاظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ دل ہی دل میں جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے استحکام کا مداح بھی ہے اور اس قدر مضبوط نظام جماعت کے مقابل پر دیگر مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی افتراق و تشتت پر نالاں بھی ہے۔ یہی حال دیگر مخالفین کا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفا کی ذات اقدس پر کیچڑ تو بہت اُچھالتے ہیں لیکن جب جماعت کے تنظیمی ڈھانچے اور مالی نظام اور انسانی خدمات کی بات آتی ہے تو طوعاً و کرھاً انہیں اعتراف حقیقت کرنا ہی پڑتا ہے۔ چنانچہ مجلس احرار کے اخبار ''زمزم'' نے 23 جنوری 1945ء کو جماعت کی ذیلی تنظیمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اور اپنی نالائقیوں کا رونا روتے ہوئے لکھا:

''ایک ہم ہیں کہ ہماری کوئی بھی تنظیم نہیں اور ایک وہ ہیں کہ جن کی تنظیم در تنظیم کئی تنظیمیں ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آوارہ، منتشر اور پریشان ہیں۔ ایک وہ ہیں کہ حلقہ در حلقہ محدود و محصور اور مضبوط اور منظم ہیں۔ ایک حلقہ احمدیت ہے۔ اس میں چھوٹا بڑا، زن و مرد، بچہ بوڑھا ہر احمدی مرکز نبوت پر مرکوز و مجتمع ہے مگر تنظیم کی ضرورت اور برکات کا علم و احساس ملاحظہ ہو کہ اس جامع و مانع تنظیم پر بس نہیں۔ اس وسیع حلقہ کے اندر متعدد چھوٹے چھوٹے حلقے اور بنا کر ہر فرد کو اس طرح جکڑ دیا گیا ہے کہ ہل نہ سکے۔ عورتوں کی مستقل جماعت لجنہ اماءاللہ ہے۔ اس کا مستقل نظام ہے۔ سالانہ جلسہ کے موقع پر اس کا جداگانہ جلسہ ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جُدا نظام ہے۔ پندرہ تا چالیس سال کے ہر فرد جماعت کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ چالیس سال سے اوپر والوں کا مستقل حلقہ ہے انصاراللہ جس میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان تک شامل ہیں۔ میں ان واقعات اور حالات میں مسلمانوں سے صرف اس قدر دریافت کرتا ہوں کہ کیا ابھی تمہارے جاگنے اور اٹھنے کا وقت نہیں آیا؟ تم نے ان متعدد مورچوں کے مقابلہ میں کوئی ایک بھی مورچہ لگایا؟ حریف نے عورتوں تک کو میدان جہاد میں لا کھڑا کیا..... میرے نزدیک ہماری ذلت و رسوائی اور میدان کشاکش میں شکست و پسپائی کا ایک بہت بڑا سبب یہی غلط معیار شرافت ہے۔''
(بحوالہ روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 18 اپریل 1945ء صفحہ 4)

معترض کو جب مجلس خدام الاحمدیہ پر کوئی اعتراض نہ سوجھا تو اس نے اس کے شعبہ جات میں ہی ہیر پھیر کرنے کی ناکام سعی کی۔ یعنی اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی۔ چنانچہ اپنی طرف سے ''حفاظت خلیفہ'' اور ''جیش الفرقان'' نامی دو شعبوں کا اضافہ کردیا اور بعض شعبوں کو حذف کردیا۔ جبکہ ''حفاظت خلیفہ'' اور ''جیش الفرقان'' خدام الاحمدیہ کے تنظیمی ڈھانچے میں کبھی شامل ہی نہیں رہے۔ حفاظت خلیفہ یا حفاظت خاص ایک مستقل جماعتی شعبہ ہے جس کے ذمہ خلیفۂ وقت اور مقامات مقدسہ کی حفاظت کے کام آتے ہیں۔ اور ویسے بھی جو نعمت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا کی ہے یعنی خلافت، اس کی حفاظت کے لئے تو ہر احمدی اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ اس کا نظارہ جلسہ سالانہ کے موقع پر بخوبی کیا جاسکتا ہے جب عاشقان خلافت شمع خلافت کے گرد پروانوں کی مانند جمع ہوتے ہیں۔ مجال ہے کہ کوئی پرندہ بھی پر مار سکے۔ کسی بدخواہ کو یہ جرأت نہیں کہ وہ اس آسمانی نور پر نگاہ بد ڈال سکے۔

جیش الفرقان کا چونکہ معترض نے مستقل عنوان باندھا ہے اس لئے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

پھر معترض نے شعبہ تجنید کو حفاظت خاص سے ضم کرتے ہوئے لکھا:

''حفاظت خلیفہ کے لئے ایک باقاعدہ نیم فوجی تنظیم قائم ہے اسے قادیانی کوڈ ورڈ میں ''تجنید'' کہا جاتا ہے۔ تجنید عربی لفظ ہے جس کے معنی فوجی بنانا'' (منصف 14-1-24)

حفاظت خلیفہ کے متعلق وضاحت ہوچکی ہے کہ یہ ایک مستقل جماعتی شعبہ ہے۔ ''تجنید'' کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک مستقل شعبہ ہے۔ یہ درست ہے کہ تجنید ایک عربی لفظ ہے اور اس کے معنی فوجی بنانا یا فوجی بھرتی کرنا ہے۔ لیکن مجلس خدام الاحمدیہ چونکہ کوئی فوجی تنظیم نہیں لہذا یہاں اس کے منتظم کی یہ ذمہ داری ہے کہ 15 سال سے زائد اور 40 سال سے کم ہر خادم کا نام، ولدیت، تاریخ و سن پیدائش، جماعتی رجسٹریشن نمبر، تاریخ بیعت، تعلیمی قابلیت، قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ، تفسیر قرآن، نماز باترجمہ، جانتے ہیں یا نہیں، پیشہ، ماہوار آمد، موصی، غیر موصی، وقف جدید، تحریک جدید میں شامل ہیں یا نہیں، وقف نو میں شامل ہیں؟ ڈرائیونگ اور سائیکل چلانا جانتے ہیں؟ تیرنا جانتے ہیں؟ عمر چالیس سال کب ہو رہی ہے؟ (یعنی مجلس انصار اللہ میں کب شامل ہو رہے ہیں؟) شادی شدہ یا غیر شادی شدہ؟ تعلیمی امتیازات، مستقل پتہ، جماعتی یا تنظیمی عہدہ وغیرہ امور رجسٹر تجنید میں درج کرے۔

ان امور سے اس شعبے کا اصل مقصد اور کام واضح ہوجاتا ہے جبکہ معترض نے صریح جھوٹ سے کام لیتے ہوئے اسے ایک نیم فوجی تنظیم قرار دیا۔ اگرچہ خدام الاحمدیہ کسی ملک کی فوج کا نام نہیں کیونکہ دنیاوی فوجیں تو تلواروں اور بندوقوں سے کام لیتی ہیں جبکہ خدام الاحمدیہ کا اسلحہ اخلاق فاضلہ ہیں جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں۔ یہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے اور درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقررہ قواعد کے ماتحت کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے اور ہماری فوج وہ نہیں جس کے ہاتھوں میں بندوقیں یا

(باقی صفحہ 18 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

گالوے (آئرلینڈ) میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہلی مسجد 'مسجد مریم' کا افتتاح

الحمدللہ آج ہمیں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہلی مسجد میں اللہ تعالیٰ جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر، اس کا قیام ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ گو یہ چھوٹی سی مسجد ہے لیکن اس بات کا اعلان ہے کہ مسیح محمدی کے ماننے والے یہاں سے خدائے واحد کی وحدانیت کا پانچ وقت اعلان کریں گے اور اس میں حاضر ہو کر خدائے واحد کی پانچ وقت عبادت بجالائیں گے۔ اس مسجد سے اس آواز کو بلند کریں گے کہ مساجد تو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی جگہ ہے نہ کہ کسی فتنہ اور فساد کی آماجگاہ۔

یہ مساجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں یہ اس بات کا اعلان ہیں کہ مذہبی آزادی کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے اور اس کے اظہار کے لئے ہماری مسجدوں کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں

ہماری مساجد اور اس میں آنے والا ہر احمدی اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہر حقیقی مسلمان پر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری ہے اور فرض ہے

مساجد کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق صحیح رنگ میں ادا ہوں۔ اور یہ تمام باتیں کرنے کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا ہے اور ان تمام باتوں کے کرنے کے لئے ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار توجہ دلائی ہے اور اپنے عمل اور اسوہ حسنہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ہے

مسجد کے بعد تبلیغ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے تعارف کے نئے راستے کھلیں گے اور کھل بھی رہے ہیں۔ پس مسجد بنانے کے بعد یہاں کے رہنے والوں کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے۔ اس کے لئے ہر احمدی کو علمی لحاظ سے بھی تیاری کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دینی اور علمی جوابات دے سکیں اور عملی حالتوں کو بھی اس معیار کے مطابق لانے کی ضرورت ہوگی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں

اگر یہاں کے لوگ حضرت مریم کی عزت کرتے ہیں اور صرف عزت ہی کرتے ہیں اور ان صفات کو اپنانے کی کوشش نہیں کرتے جو ان میں تھیں تو یہ ان کی کمزوری ہے۔ ایک حقیقی مسلمان مرد اور عورت کو تو حضرت مریم کی طرح اللہ تعالیٰ کا حقیقی فرمانبردار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان حکموں میں سے حیا اور پردہ بھی ایک حکم ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 ستمبر 2014ء بمطابق 26 تبوک 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد مریم۔ گالوے، آئرلینڈ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 17 اکتوبر 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۔ (التوبۃ:18)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں گے۔

الحمدللہ آج ہمیں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہلی مسجد میں اللہ تعالیٰ جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر، اس کا قیام ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ گو یہ چھوٹی سی مسجد ہے لیکن اس بات کا اعلان ہے کہ مسیح محمدی کے ماننے والے یہاں سے خدائے واحد کی وحدانیت کا پانچ وقت اعلان کریں گے اور اس میں حاضر ہو کر خدائے واحد کی پانچ وقت عبادت بجالائیں گے۔ اس مسجد سے اس آواز کو بلند کریں گے کہ مساجد تو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی جگہ ہیں نہ کہ کسی فتنہ اور فساد کی آماجگاہ۔ یہ مساجد تو اس خدا کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں جو ربّ العالمین ہے جس نے تمام زمانوں کے انسانوں کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ جس نے ماضی میں بھی ہر قوم کی مادی اور روحانی ترقی کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ آج بھی اپنی ربوبیت سے دنیا کو فیضیاب کر رہا ہے اور جو آئندہ بھی ہمیشہ نوازتا چلا جائے گا، فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ اس کی ربوبیت کسی خاص قوم کے لئے مخصوص نہیں بلکہ تمام جہانوں اور تمام مخلوق کے لئے ہے۔

پس اس لحاظ سے مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد اس بات کا اعلان کرنے کے لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی روحانی ربوبیت کا ادراک حاصل کرنا ہے تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہونے والوں کو ہی یہ حقیقی رنگ میں حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ مساجد اس بات کا اعلان کرنے کے لئے ہم تعمیر کرتے ہیں کہ دنیا کے فسادوں کو دُور کرنے کے لئے اسلام کی اس خوبصورت تعلیم پر غور کرو جو محبت، پیار، صلح اور امن کا پیغام دیتی ہے۔ یہ مساجد اس بات کے اعلان کے لئے ہیں کہ دنیا کو محبت پیار اور بھائی چارے کی ضرورت ہے نہ کہ جنگ وجدل کی، نہ کہ تلوار اور توپ کی۔ ہر مسجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ اس مسجد میں آنے والے کا دل ہر قسم کے ظلموں اور حقوق غصب کرنے کے خیالات سے پاک ہے۔ یہ ہماری مساجد اس بات کا نشان اور مرکز ہیں کہ یہاں آنے والے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہیں اور ان حقوق کی ادائیگی کے لئے قربانی کرنے کے لئے جہاں اپنوں کے لئے ان کے دل رحم کے جذبات سے پُر ہیں وہاں دشمن کی دشمنی

بھی انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حق کی ادائیگی سے نہیں روکتی۔ یہ مساجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں یہ اس بات کا اعلان ہیں کہ مذہبی آزادی کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے اور اس کے اظہار کے لئے ہماری مسجدوں کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ ہر شخص جو ایک خدا کی عبادت کرتا ہے اسے مسجد میں عبادت کرنے میں کوئی روک نہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم۔ ہماری مساجد اور اس میں آنے والا ہر احمدی اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہر حقیقی مسلمان پر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری ہے اور فرض ہے اور اس ذمہ داری کا ادا کرنا اس کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا اپنی مسجد کی حفاظت کرنا۔ ہماری مساجد ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتی ہیں کہ مومن کے ایمان کا حصہ ملک سے وفاداری بھی ہے۔ ایک مومن اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے ملک وقوم کا وفادار نہ ہو۔

غرض کہ بیشمار باتیں ہیں جو مساجد سے حقیقی رنگ میں وابستہ ہونے والوں سے یہ مطالبہ کرتی ہیں کہ مساجد کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق صحیح رنگ میں ادا ہوں۔ اور یہ تمام باتیں کرنے کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا ہے اور ان تمام باتوں کے کرنے کے لئے ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار توجہ دلائی ہے اور اپنے عمل اور اسوہ حسنہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ہے۔ انسانیت کی قدریں قائم کرنے اور محبت، سلامتی اور امن کے قیام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونے قائم کئے۔ یہ صرف کہنے کی باتیں نہیں ہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ ایک موقع پر آپ ؐ نے عیسائیوں کو ان کی عبادت کے وقت اپنی مسجد 'مسجد نبوی' میں عبادت کرنے کی اجازت دے دی۔ (السيرة النبوية لابن هشام صفحه 396 امر السيد والعاقب و ذكر المباهلة (صلاتهم الى المشرق) مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت 2001ء)۔

اور یہی وہ حقیقی اسلامی تعلیم ہے جس کو اس زمانے میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور عاشق صادق نے اپنے اوپر لاگو کرنے کا حکم دیا۔ یہی وہ حقیقی اسلامی تعلیم اور عمل ہے جس کی چند مثالیں مَیں نے پیش کیں۔ جن کے کرنے اور پھیلانے کا ہمیں حکم دے کر اور ہم سے توقع کر کے زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سوچ کے ساتھ جہاں بھی تم مسجدیں بناؤ گے اسلام کے تعارف اور تبلیغ کے نئے راستے کھولتے چلے جاؤ گے۔ لوگوں کی اسلام کی طرف توجہ ہوگی۔ اس کی خوبصورت تعلیم انہیں اپنا گرویدہ کر لے گی اور یوں تمہاری تعداد بھی بڑھتی چلی جائے گی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہی مقصد ہے جس کے لئے ہمیں اپنی مساجد بنانی چاہئیں اور ہم بناتے ہیں۔ یہی وہ تعلیم ہے جس کو آج میڈیا کے ذریعہ دیکھ کر اور اس کا علم پا کر دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی ہے۔ ایک عام آدمی سے لے کر بڑے بڑے لیڈر اور سیاستدان جب دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو شدت پسند گروہ ہیں جو مار دھاڑ اور بلا امتیاز قتل و غارت میں لگے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ایک جماعت ہے جو محبت، پیار، صلح اور امن کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ ایک طرف تو ایسے نام نہاد مسلمانوں کی مساجد ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر گالیاں اور غلاظتوں سے بھرے ہوئے جذبات کے اظہار کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف صرف امن اور صلح کی بات کی جاتی ہے اور 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ یقیناً یہ باتیں اپنی طرف توجہ کھینچتی ہیں۔ لوگوں کو تجسّس پیدا ہوتا ہے کہ ان دو قسموں کے مسلمانوں میں فرق کیوں ہے؟ اور پھر یہ تجسّس آجکل کے جدید میڈیا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی طرف مائل کرتا ہے۔

پرسوں ڈبلن پارلیمنٹ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ کچھ ممبران پارلیمنٹ سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ ایک ان میں سے کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ جس طرح انسانیت کی قدریں قائم کرنے کے لئے اور امن کے قیام کے لئے کوشش کرتی ہے وہ دوسرے مسلمانوں میں نظر نہیں آتیں اور یہ معلومات جماعت کے بارے میں بڑی گہرائی میں جا کر میں نے لی ہیں۔ اور کہنے لگے کہ یہ سب معلومات لے کر مَیں اس بات کا خواہشمند ہوں کہ اب جماعت احمدیہ ڈبلن میں بھی جلد مسجد بنائے تا کہ یہ محبت اور اعلیٰ قدروں کا پیغام اس شہر میں بھی پھیلے جو میرا شہر ہے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کو بتا رہا ہے کہ صرف تصویر کا ایک رخ دیکھ کر اسلام کے بارے میں غلط رائے قائم نہ کرو بلکہ تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھو جو حقیقی رخ ہے جس کو آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی جماعت پیش کرتی ہے۔

پس اس بات پر ہمیں خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ہم نے یہاں مسجد بنا لی اور آج دنیا نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے آپ کی مسجد دیکھ لی۔ آپ بھی دنیا کو کہنے کے قابل ہو گئے کہ ہمارے پاس بھی مسجد ہے۔ ایک فنکشن شام کو بھی ہو جائے گا انشاء اللہ اور اس میں پڑھے لکھے طبقے کو آپ کی مسجد دیکھنے کا موقع ملے گا یا یہ لوگ مسجد کی خوبصورتی کی تعریف کر دیں گے یا تعریف کی جانی شروع بھی ہو گئی ہو گی۔ یا مختلف وقتوں میں شاید مختلف لوگ اس شہر کے بھی اور باہر سے بھی مسجد کا وِزٹ کرنے آئیں اور آپ خوش ہو جائیں کہ اتنے لوگوں یا اتنے گروپوں نے وزٹ کیا ہے اور بس آپ نے سمجھ لیا کہ ہم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے۔ یہ نہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بہت سی باتیں ہیں جس کا اعلان آپ اس مسجد کے ساتھ کر رہے ہیں۔ یہ سب باتیں ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ پر ڈالنے والی ہونی چاہئیں۔ پس ان ذمہ داریوں کی طرف یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے کہ کس طرح یہ ذمہ داری ادا کرنی ہے؟

جیسا کہ مَیں بیان کر آیا ہوں کہ مسجد کا کردار کیا ہے اور ہماری مسجدوں سے کیا اعلان ہوتا ہے۔ کس طرح ہم نے حقوق اللہ بھی ادا کرنے ہیں اور حقوق العباد بھی ادا کرنے ہیں۔ اگر ان کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں تو ہمارے دعوے بھی کھوکھلے ہوں گے۔ ہمارے نعرے اور اعلان بھی دنیا کو دھوکہ دینے والے ہوں گے۔ ہم صرف زبانی باتوں اور پراپیگنڈے سے دنیا والوں کو خوش تو کر رہے ہوں گے لیکن جو ہماری زندگی کا مقصد ہے خدا کو راضی کرنا اور اس کی رضا کے مطابق اپنے عملوں کو ڈھالنا، اس طرف ہماری توجہ نہیں ہو گی۔

میں نے شروع میں جو آیت تلاوت کی تھی اس میں بھی خدا تعالیٰ نے مسجدوں کو آباد کرنے والوں کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ اس آیت کی وسعت خانہ کعبہ سے نکل کر ہر اس مسجد تک پھیلتی چلی جاتی ہے جو ان خصوصیات کے حامل لوگوں سے آباد ہوتی ہے جن کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ جو ایمان لانے والوں میں شامل ہیں۔ ان مومنوں میں شامل ہیں جن کے ایمان کے معیار اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ اس طرح بیان فرمائے ہیں۔ فرمایا کہ اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ۔ یعنی مومنوں کی محبت سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ کوئی دوسری دنیاوی محبت ان پر غالب نہیں ہوتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ دنیاوی مفاد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھول جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ یہ نہیں کہ اپنے کام کے بہانے کر کے نمازوں کو انسان بھول جائے۔ مالی مفاد کا فائدہ اٹھانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لے۔ یہ کام کرتے وقت انسان کو سوچنا چاہئے کہ میری محبت خدا تعالیٰ سے زیادہ ہے یا دنیاوی مفادات سے؟ اگر دنیاوی چیزیں اللہ تعالیٰ کے حکموں سے دُور لے جا رہی ہیں تو دنیا کی محبت غالب آ رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی غیوری محبت ذاتیہ میں کسی مومن کی اس کے (یعنی اللہ کے) غیر سے شراکت نہیں چاہتی۔ ایمان جو ہمیں سب سے پیارا ہے۔ وہ اسی بات سے محفوظ رہ سکتا ہے کہ ہم محبت میں دوسرے کو اس سے شریک نہ کریں۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 534 مکتوب نمبر 120 مکتوبات بنام حضرت منشی رستم علی صاحب ؓ، شائع کردہ نظارت اشارت ربوہ)

پس یہ بڑی قابل غور بات ہے۔ کہنے کو تو ہر مسلمان یہی کہتا ہے کہ مجھے خدا سے محبت ہے، مجھے رسول سے محبت ہے۔ اسی لئے مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ کبھی کسی مسلمان کے منہ سے ہم یہ نہیں سنیں گے کہ مجھے خدا یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں ہے۔ لیکن کتنے ہیں جو خدا اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کرنے والے ہیں۔ صرف نماز کو ہی لے لیں۔ ہمیں جائزے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نمازوں کا حق ادا کر کے نمازیں پڑھتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن کے جواب یہ ہیں کہ تین نمازیں یا چار نمازیں پڑھتے ہیں۔ پھر بہت سے ایسے ہیں جو نماز کی ادائیگی میں اتنی جلدی کرتے ہیں کہ جیسے ایک بوجھ گلے سے اتار رہے ہوں۔ نماز جو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے اور اس سے محبت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ اگر اس کی ادائیگی ہم سنوار کر نہیں کر رہے تو محبت کے تقاضے ہم پورے نہیں کر رہے۔ پھر ایمان لانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انہیں اللہ اور رسول کسی فیصلے کے بارے میں بلاتے ہیں، کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

پس ہر ایک کو اس معیار کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ خود اپنا جائزہ ہی ہمیں اپنی حالتوں کے بارے میں بتا سکتا ہے۔ قرآن کریم نے بے شمار احکام دیئے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Courtesy:
ALLADIN BUILDERS
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

والسلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ یہ سات سو حکم ہیں۔ اور جو اُن کو نہیں مانتا، ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ مجھ سے دُور ہو رہا ہے اپنا تعلق مجھ سے کاٹ رہا ہے۔ (ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پس اللہ تعالیٰ پر ہمارا ایمان تب مکمل ہوگا جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر رہے ہوں گے۔ پھر ہم کہتے تو یہ ہیں کہ ہم آخرت پر ایمان لاتے ہیں لیکن ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ یہ آخرت پر ایمان کا دعویٰ صرف منہ کی باتیں ہیں کیونکہ اگر آخرت پر ایمان کامل ہو تو انسان بہت سے گناہوں اور حقوق کے غصب کرنے سے بچتا ہے۔ ہم دنیاوی قانون کے خوف سے تو بہت سے کام کرنے سے رُک جاتے ہیں کہ پکڑے گئے تو کیا ہوگا اور افسروں کی اطاعت بھی ہم ان کے خوف سے کرتے ہیں۔ لیکن بہت سے غلط کام ہم میں سے بہت سے اس لئے کرتے ہیں کہ آخرت کے بارے میں باوجود دعوے کے ہم سوچتے نہیں۔ بہت سے ہم میں سے اگر کبھی خشوع سے نمازیں پڑھ بھی رہے ہوں گے تو اس لئے پڑھتے ہیں کہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے دعا کریں۔ دنیاوی مقاصد ان میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ مسجدوں میں بعض اس لئے بھی آجاتے ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے کہ اتنا عرصہ ہوا مسجد میں نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مسجدوں کو آباد کرنے والے قیام نماز خدا تعالیٰ کے لئے کرتے ہیں۔ باجماعت نمازیں، ان کی پابندی، وقت پر ادائیگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتے ہیں۔ ان کی عبادتیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتی ہیں۔ ان کی مالی قربانیاں بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ انہیں کسی کا خوف نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو صرف ایمان کا دعویٰ کرنے والے نہیں ہیں بلکہ انہیں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت بھی نظر آتی ہے۔ ہر قدم ان کا ہدایت کے نئے سے نئے راستوں کی طرف اٹھتا ہے۔ ہر راستہ ان کے لئے فلاح کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے۔ کامیابیوں کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہدایت انہیں کامیابیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ انہیں کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر یہ احسان ہے کہ اس نے جماعت کو ایسے مومنین عطا کئے ہیں جن کے ایمان کے دعوے ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ان کا مقصد ہوتا ہے اور یہی راز ہے جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ من حیث الجماعت ترقی کی منازل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ پس ان فضلوں کا حصہ بننے کے لئے، مسجد کی آبادی کا حق ادا کرنے کے لئے، جیسا کہ مَیں نے کہا ہم میں سے ہر ایک کو ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے تاکہ کوئی احمدی مرد عورت ایسا نہ رہے جو اس ترقی کی برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے سے محروم رہے۔ ہمارے خوف دنیاوی خوف نہ ہوں بلکہ اگر کوئی خوف ہو تو اس محبت سے بھرا ہوا ہو کہ ہمارا پیارا خدا ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ پس اس مسجد کے بننے کے بعد جب دنیا کی نظر ہم پر ہوگی تو ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ ہمیں اپنے عملوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہوگی، تبھی ہم مسجد دیکھ کر اس طرف متوجہ ہونے والوں کی صحیح رہنمائی کرسکیں گے۔

مسجد کے بعد تبلیغ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے تعارف کے نئے راستے کھلیں گے اور کھل بھی رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا لوگ آئیں گے، دیکھیں گے۔ دنیا میں ہر جگہ جہاں جماعت کی مسجد بنتی ہے تو لوگ، سکولوں کے بچے بھی اور دوسرے گروپس بھی، آتے ہیں۔ آجکل کیونکہ بعض مسلمانوں کی حرکات کی وجہ سے دنیا کی نظر مسلمانوں کی طرف بہت ہے اس لئے جیسا کہ مَیں نے کہا تجسّس بہت بڑھ گیا ہے۔ جب ہمارے عملوں اور ہماری حالتوں سے وہ اسلام کی تصویر کا حقیقی رخ دیکھیں گے تو یقیناً متأثر ہوں گے۔ پس مسجد بنانے کے بعد یہاں کے رہنے والوں کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے۔ میں اس لئے یہ بار بار کہہ رہا ہوں کہ اب آپ چھپے ہوئے نہیں رہے۔ کبھی زمانہ تھا کہ جب آئرلینڈ کی جماعت چھوٹی سی تھی اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ اب آپ لوگ ان لوگوں میں نہیں رہے جن کو لوگ جانتے نہیں۔ مسجد کی خوبصورت عمارت اور بلند مینار ہر روز آپ کو دنیا سے متعارف کروا رہے ہیں۔ اور اس کا آج افتتاح اور شام کو جیسا کہ میں نے کہا انشاء اللہ غیر مسلم یا غیر احمدیوں کے ساتھ جو فنکشن ہے اس تعارف کو ہر طبقے میں لے جائے گا۔ اخبارات نے کچھ لکھنا بھی شروع کر دیا ہے۔ مزید خبریں انشاء اللہ آئیں گی جو جماعت احمدیہ کے بارے میں، حقیقی اسلام کے بارے میں اس ملک کے لوگوں کو مزید آگاہ کریں گی اور یہ مسجد صرف گالوے کے لوگوں کے لئے توجہ کا مرکز نہیں رہے گی بلکہ دوسرے شہروں کے لوگ بھی آپ کے بارے میں جانیں گے اور موقع ملا تو یہاں آکر مسجد دیکھنے کی کوشش بھی کریں گے۔ یہی ہمارا مختلف جگہوں پر تجربہ ہے۔ گویا جیسا کہ مَیں نے کہا آپ کی تبلیغ میں وسعت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اس کے لئے ہر احمدی کو علمی لحاظ سے بھی تیاری کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دینی اور علمی جوابات دے سکیں اور عملی حالتوں کو بھی اس معیار کے مطابق لانے کی ضرورت ہوگی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور جس کے بارے میں مَیں پہلے بتا چکا ہوں کہ وہ معیار کیا ہے؟ وہ معیار قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اپنے ایسے نمونے قائم کرنا ہے کہ یہاں کے رہنے والے خود بخود آپ کی طرف متوجہ ہوں۔ اس ملک میں بھی مذہبی رجحان بہت زیادہ ہے۔ یورپ میں یہ ملک ہے جس میں ابھی تک امیر لوگ بھی، دنیادار بھی، غریب بھی اپنے عیسائی ہونے کے حوالے دیتے ہیں اور اظہار کرتے ہیں کہ ہم مذہبی ہیں اور حضرت عیسیٰ کے حوالے سے عیسائیت کو اپنا نجات دہندہ مذہب سمجھتے ہیں۔ ان کو ہم نے بتانا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے برحق نبی تھے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے سپرد مفوّضہ کام کو احسن طریق پر سرانجام دے کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اصل طاقتوں کا مالک اور تمام جہانوں کا رب خدائے واحد و یگانہ ہے جس کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی عبادت کی اور آپ کی پاکیزہ والدہ حضرت مریم نے بھی عبادت کی۔ اور پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری اور کامل شریعت لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں۔ اور یہی شریعت کامل اور نجات دلانے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے اور دنیا و آخرت سنوارنے کا ذریعہ بننے والی ہے لیکن صرف دعویٰ کرنے سے نہیں بلکہ اس شریعت پر عمل کرنے سے۔ ان کو بتانا ہوگا کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مسیح موعود علیہ السلام آچکے ہیں جنہوں نے ہمیں خدا تعالیٰ سے ملایا۔ وہ خدا جو ہماری دعاؤں کو سنتا بھی ہے اور قبول بھی کرتا ہے جو اپنے وعدے کے مطابق اپنے نشانات بھی دکھا رہا ہے۔ پس اب دنیا کی بقا اس مسیح موعود کو ماننے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق اس مسیح موعود کی آغوش میں آنے سے ہی پیدا ہوگا۔ لیکن کیا ہم یہ باتیں دوسروں کو بغیر کسی جھجک کے کہہ سکتے ہیں یا ہمیں رک کر سوچنا پڑے گا کہ کہوں یا نہ کہوں؟ کیا اگر دوسرے نے مجھے قبولیت دعا کا چیلنج دے دیا تو میں اس حالت میں ہوں کہ اسے قبول کروں۔ کیا میرا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔ کیا میں خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت اپنے دل میں رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اس کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہا ہوں؟ اگر نہیں تو پھر ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری کا احساس کئے بغیر اور انہیں نبھائے بغیر مَیں کس طرح دنیا کو دعوت دے سکتا ہوں۔ دنیا کو کس طرح بتا سکتا ہوں کہ یارو مسیح جو آنے کو تھا وہ تو آچکا۔

کیا لوگ مجھے پوچھیں گے نہیں کہ تمہارے اندر اس مسیح نے کیا تبدیلی پیدا کی ہے جو تم مجھے پاک تبدیلیاں پیدا ہونے کا لالچ دے کر اس مسیح موعود کو ماننے کی طرف توجہ دلا رہے ہو۔ تمہارا اپنا خدا تعالیٰ سے کتنا تعلق پیدا ہو گیا ہے جو تم مجھے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہونے کا لالچ دے کر مسیح موعود کو قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہو۔ تمہارا دین تمہیں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اس کی عبادت کر کے ادا کرو بلکہ تمہارے تو قرآن کریم میں یہ لکھا ہوا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد خدا کی عبادت کرنا ہے اور اسی لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔ کتنی نمازیں ہیں جو تم باجماعت ادا کرتے ہو؟ تم نے مسجد تو خوبصورت بنا لی لیکن اس کی خوبصورتی تو نمازیوں کی حالت سے ہے۔ ان سے ہی چمک اَور ابھرتی ہے۔ کیا تم لوگ پانچ وقت نمازیں مسجد میں پڑھتے ہو؟ کیا تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرتے ہو؟ قرآن کریم تو تمہیں کہتا ہے کہ تم خیر اُمّت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کئے گئے ہو کیونکہ تم نیکیوں کی تلقین کرتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو۔ پوچھنے والے ہمیں پوچھیں گے کہ کیا صرف تلقین کرنے سے تمہارا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ اگر نہیں تو پہلے اپنے جائزے لو کہ کیا تم جو کہہ رہے ہو اس پر تم عمل بھی کر رہے ہو۔ پوچھنے والے پوچھیں گے کہ رشتے داروں اور لوگوں سے حسن سلوک کی تم باتیں کرتے ہو لیکن تمہارے اپنے عمل کیا اس کے مطابق ہیں۔ اپنی امانتوں کی ادائیگی اور عہدوں کے پورا کرنے کی تم باتیں کرتے ہو کیا امانتوں کا حق ادا کرنے اور عہدوں کو پورا کرنے کے تم سو فیصد پابند ہو۔ تم قربانی اور عاجزی کی باتیں کرتے ہو لیکن کیا اس کا اظہار تمہارے ہر قول و فعل سے ہو رہا ہے۔ تم یہ تو کہتے ہو کہ اسلام ہمیں حسن ظنی کی تعلیم دیتا ہے لیکن کیا اس حسن ظنی کو تم نے اپنی روزمرّہ زندگی پر لاگو بھی کیا ہوا ہے یا نہیں۔ تم کہتے ہو کہ قرآن کریم ہمیں سچائی پر قائم رہنے کی بڑی تلقین کرتا ہے لیکن کئی مواقع پر تو میں نے دنیاوی فوائد کے حصول کے لئے تمہیں خود جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ کوئی بھی ہمیں کہہ سکتا ہے اگر ہمارا عمل اس کے سامنے ہے۔ تم کہتے ہو کہ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ اپنے غصے کو دباؤ اور عفو کا سلوک کرو۔ تعلیم تو بڑی اچھی ہے لیکن کیا تم اپنے روزمرّہ کے معاملات میں ان

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

باتوں کا اظہار بھی کرتے ہو۔ تم اسلام کی ایک بڑی خوبصورت تعلیم مجھے بتا رہے ہو کہ عدل و انصاف کو قائم رکھنے کے لئے تمہارا معیار اتنا اونچا ہونا چاہئے کہ دشمن کی دشمنی بھی تمہیں اس سے بے انصافی کرنے اور اس کا حق غصب کرنے پر نہ اکسائے لیکن کیا تم دوسروں کو معاف کرنے اور انصاف کے قیام کے لئے یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہو اور اس کا حوصلہ رکھتے ہو۔ تمہارے سارے احکامات جو قرآن کریم کے حوالے سے تم بتاتے ہو بڑے اچھے اور خوبصورت ہیں لیکن کیا تم ان پر عمل کر رہے ہو۔ تم دوسرے مسلمانوں کے بارے میں تو کہہ دیتے ہو کہ انہوں نے مسیح موعود کو نہیں مانا اس لئے ان کی یہ حالت ہے کہ وہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا اُن سے اظہار نہیں ہوتا اور وہ اس کے الٹ کام کر رہے ہیں۔ لیکن تم نے جو مسیح موعود کو مانا ہے تمہارے تو ہر عمل کو تمہارے کہنے کے مطابق قرآنی تعلیم کے مطابق ہونا چاہئے۔ اگر نہیں تو پھر تم ہمیں کس روحانی اور عملی انقلاب کی طرف بلا رہے ہو۔ جیسے تم ویسے ہم۔ ہمارے میں اور تمہارے میں فرق کیا ہے۔

پس ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں احمدی، احمدی کی حیثیت سے جانا جاتا ہے وہاں اس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ وہ صرف احمدی نہیں رہتا بلکہ مسیح موعود کا نمائندہ بن جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام نہ کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 188۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک احمدی کے کسی بُرے عمل کا اثر صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ بہت اہم بات ہے جسے ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور جب یہ سب کچھ پیش نظر ہو گا تو ہر احمدی احمدیت کا سفیر بن جائے گا۔ ہر تعارف اس کو دنیا کی نظروں میں اتنا بڑھائے گا کہ وہ آپ کی طرف لپک کر آئے گا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ بن جائیں گے۔ تبلیغ کا حق ادا کرنے والے بن جائیں گے۔ دنیا والوں کی دنیا اور آخرت سنوارنے والے بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن جائیں گے۔ پس اس کے حصول کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو باجماعت اور سنوار کر ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ مسجد کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ فرائض کے ساتھ نوافل کے ذریعہ بھی خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی مرد اور عورت کو اپنی ذمہ داری سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ہم بڑے شوق سے یہاں کے رہنے والوں کو بتاتے ہیں کہ ہم نے اس مسجد کا نام مسجد مریم رکھا ہے کیونکہ لوگ حضرت مریم کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ ہم انہیں یہ کہتے ہیں کہ حضرت مریم تمہیں بھی پیاری ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ ہیں لیکن صرف حضرت عیسیٰ کی ماں ہونے کی وجہ سے وہ ہمیں پیاری نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بھی دیکھ کر ان پر پیار کی نظر ڈالی اور مومنوں کو کہا کہ تم مریم جیسی خصوصیات پیدا کرو۔ مریم نے اپنی ناموس کی حفاظت کی اور یہ حفاظت خدا تعالیٰ کی محبت اور خوف کی وجہ سے کی۔ وہ خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبردار تھیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والی تھیں۔ وہ راستباز اور سچائی پر قائم رہنے والی تھیں۔

پس ہر حقیقی مسلمان مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ نے ان مومنانہ صفات کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ میں یہاں ان احمدی لڑکیوں اور عورتوں کو بھی کہوں گا کہ اگر یہاں کے لوگ حضرت مریم کی عزت کرتے ہیں اور صرف عزت ہی کرتے ہیں اور ان صفات کو اپنانے کی کوشش نہیں کرتے جو ان میں تھیں تو یہ ان کی کمزوری ہے۔ ایک حقیقی مسلمان مرد اور عورت کو تو حضرت مریم کی طرح اللہ تعالیٰ کا حقیقی فرمانبردار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان حکموں میں سے حیا اور پردہ بھی ایک حکم ہے جس کا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ اپنے حیادار لباس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کے مطابق زندگیاں گزارنے اور حقیقی مومن بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا میں ڈوبنے کی بجائے عبادتوں کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کو ادا کرنے والا بنائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادتمندوں کے لئے پیدا کر دی ہے'' یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنا۔ ''مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدُوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا''۔ خدا تعالیٰ ہی ہے جو توفیق دیتا ہے۔ ''یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمے سے پیئے گا وہ ہلاک نہ ہو گا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے، دوسرا مخلوق کا۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 185-184۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ یہ حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور اس چشمے سے زیادہ سے زیادہ ہم فیضیاب ہونے والے بنتے چلے جائیں اور پھر اس فیض سے دنیا کو بھی فیضیاب کرنے والے ہوں۔

مَیں اس مسجد کے کچھ کوائف بھی بتا دوں۔ دنیا میں اس طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔ مَیں نے ستمبر 2010ء میں اس کی بنیاد رکھی تھی اور زمین کا کل رقبہ 2400 مربع میٹر ہے تقریباً پونہ ایکڑ، پونے ایکڑ سے تھوڑا سا کم۔ بہرحال جو مسجد کا مسقّف حصہ ہے وہ 217 مربع میٹر ہے اور یہ جگہ 2009ء میں پانچ لاکھ پندرہ ہزار یورو کی لاگت سے خریدی گئی تھی۔ اس میں ایک مکان بھی بنا ہوا تھا۔ پھر اس کی تعمیر پر تقریباً گیارہ لاکھ یورو کے اخراجات آئے ہیں۔ مین ہال اور دوسری جگہوں کو ملا کے ان میں تقریباً دو سو کے قریب لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس مسجد سے ملحقہ دو دفاتر بھی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ایک مکان بھی تھا جو تین کمروں پر مشتمل ہے اور اس میں کچن وغیرہ بھی بنا ہوا ہے۔ سترہ گاڑیوں کی پارکنگ کی بھی گنجائش ہے۔ پھر اس کے ساتھ یہ جو جگہ ہے اس کی لوکیشن (Location) بڑی اچھی ہے۔ قریب ہی یہاں گھوڑ دوڑ ہوتی ہے، ریسنگ گراؤنڈ (Racing ground) ہے جہاں سے یہ مسجد بڑی اچھی طرح نظر آتی ہے۔ مشہور تہوار یہاں ہوتا ہے اور مشہور شخصیات بھی اس گھوڑوں کی دوڑ میں شامل ہونے کے لئے آتی ہیں۔ اس میں یہاں کے تقریباً چالیس ہزار لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اور وہاں سے مسجد کا نظارہ بھی بڑا خوبصورت ہے تو اس لحاظ سے بھی مسجد کا تعارف بڑھے گا کیونکہ باہر سے بھی لوگ یہاں آئیں گے۔ اور یہ کافی آباد علاقہ ہے۔ یہاں سے تقریباً روزانہ ہی سینکڑوں کی تعداد میں لوگ گزرتے ہیں۔ سٹوڈنٹس کی ایک رہائشگاہ بھی یہاں قریب ہی ہے۔ گالوے ایئرپورٹ بھی دس منٹ کے فاصلے پر ہے۔ اس کے ساتھ ہی اب بعد میں دو اور مکان بھی خریدے گئے ہیں جو بالکل پیچھے دیوار کے ساتھ لگتے ہیں اور ان کی بھی اچھی اکاموڈیشن (accommodation) ہے۔ بہرحال یہ سارا کمپلیکس جو ہے اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہاں کے لوگوں کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان نکاح اور تقریب رخصتانہ

مورخہ 11 ستمبر 2014 بروز جمعرات ونڈسر ہال سکندر آباد میں عزیزہ مصبحۃ النور بنت عبدالرحیم خان صاحب آف بھدرواہ کشمیر کا نکاح عزیزم عاقب الدین حفیظ ابن مکرم ظہیر الدین صاحب آف حیدرآباد کے ساتھ مبلغ تین لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد نے پڑھایا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ ہوئی۔

عزیزہ مصبحۃ النور مکرم خان عبدالرحمن خان صاحب آف بھدرواہ کی پوتی ہیں جنہیں بھدرواہ میں سب سے پہلے نامساعد حالات میں ایمان لانے کی توفیق ملی۔ آپ بڑے مخلص اور قربانی کرنے والے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت رکھنے والے بزرگ ہیں۔ آپ کی عمر سو سال کے قریب ہے۔ عزیزم عاقب الدین حفیظ محترم سیٹھ معین الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے پوتے ہیں جنہوں نے سالہا سال جماعت کی نمایاں خدمات کیں۔ آپ صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے باعث برکت بنائے۔ قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد بشیر۔ سابق مبلغ سلسلہ یادگیر حال مقیم پونچھ)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آئرلینڈ 2014

❁ اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاسز ❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اطفال و ناصرات کو سوال کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور جوابات عطا فرمائے ❁ فیملی ملاقاتیں ❁ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ ❁ تقریب آمین۔

❁ درود شریف پڑھو اس میں ساری چیزیں آجاتی ہیں۔ درود شریف سمجھ کر اور غور کر کے پڑھو۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ساری برکتیں مانگی گئی ہیں۔ دعا کرو کہ آج کل جو مخالفین، معاندین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں اور استہزاء کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ پکڑے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و شرف اور اعلیٰ مقام ساری دنیا میں قائم ہو اور مسلمان صحیح اور حقیقی مسلمان بن جائیں۔ ❁ اگر Math میں دلچسپی ہے تو انجینئر بن جانا اور اگر بیالوجی میں دلچسپی ہو تو ڈاکٹر بن جانا یا پھر ریسرچ میں جانے کی کوشش کرنا ❁ آپ سب اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کی کوشش کریں ❁ میں پہلے ہی اپنے خطبات میں اور وقف نو کے اجتماعات اور کلاسز کے پروگراموں میں بتا چکا ہوں کہ مربی، مبلغ بنیں۔ ڈاکٹر، ٹیچر، انجینئر بنیں۔ ہمیں وکلاء بھی چاہئیں۔ IT سپیشلسٹ میڈیا وغیرہ کیلئے بھی چاہئیں ❁ بچیاں چھ سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرلیں تو بڑی اچھی بات ہے ❁ چھوٹی عمر میں حجاب لے کر، سکارف لیکر سکول میں جاؤ، وہاں فنکشن ہوتے ہیں ان میں جاؤ اور بغیر شرم کے لوگوں کے سامنے پیش ہو۔ ❁ تم نماز پڑھو۔ پانچوں نمازیں پڑھ لو تو یہی تمہاری دعا ہے۔ تم یہ دعا کیا کرو کہ خدا تعالیٰ میرا علم بڑھائے۔ پڑھائی میں اچھا کردے۔ یہ دعا کیا کرو کہ خدا تعالیٰ میرے ماں باپ پر رحم کرے۔ وہ میرا خیال رکھتے ہیں۔ میری پڑھائی میں میرے کھانے پینے میں۔ میری ضروریات پوری کرتے ہیں۔ میری بڑی اچھی تربیت کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے ❁ صفحات کے حساب سے نہیں بلکہ رکوع کے حساب سے تلاوت کیا کرو۔ والدین اپنے بچوں، بچیوں کو بتائیں کہ رکوع کیا ہوتا ہے۔ صفحات کی بجائے رکوع کے حساب سے پڑھا کرو ❁ سب سے ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ نماز کا وقت ضائع نہ ہو۔ وقت پر نمازیں ادا کرو۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت ہو اور کوئی دینی کتاب باقاعدہ پڑھو۔ اپنے مطالعہ میں رکھو۔

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطفال و ناصرات کو زرّیں نصائح)

❁ تبلیغ کیلئے آپ سیمینار کریں جو احمدی طالبات کالج و سکول میں ہیں وہ اپنے سکولوں اور کالجوں سے رابطے کریں اور سیمینارز آرگنائز کریں ❁ خط لکھنے سے کچھ نہیں ہوگا، خود گھروں سے نکلیں، دوسری دفعہ جائیں بار بار جائیں۔ اپنی لڑکیوں سے کہیں کہ خواتین سے اپنے تعلقات بنائیں اور اپنے آپ کو متعارف کروائیں۔ انٹر فیتھ پروگرام تو جماعت نے منعقد کیا تھا۔ لجنہ اپنے طور پر کچھ کریں ❁ لجنہ پردے میں رہ کر تبلیغ کرے اپنے خاوندوں سے مشورہ کرسکتی ہیں۔ تبلیغ کی کمیٹی بنائیں۔ منصوبے بنائیں۔ مجھے لکھ کر Approve کروائیں اور پھر عمل کریں۔ ❁ ہمسایوں سے اچھے تعلقات بنائیں ❁ آزادی کے نام پر کچھ تو بہت آگے نکل جاتی ہیں۔ بیچ کا راستہ اختیار کریں۔ آزادی کا غلط استعمال نہ کریں ❁ لجنہ اپنی شوریٰ بھی منعقد کرے جس میں نیشنل عاملہ کے علاوہ ہر دس ممبرات پر ایک ممبر کو منتخب کرلیں ❁ اچھی لجنہ دیکھنی ہے تو اچھی ناصرات بنائیں ❁ اپنی بچیوں کو چھوٹی عمر ہی سے حیادار لباس پہنائیں۔ تا کہ وہ اس کی عادی ہوں۔ اگر پہلے Sleevless اور شارٹ کپڑے پہناتی رہیں تو بعد میں ایک دم سے حیا نہیں آئے گی۔ ماؤں کو تربیت کرنی پڑے گی۔ بچپن سے ہی سوچ بنائیں کہ ہم نے حیادار لباس پہننا ہے۔

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کو ہدایات و نصائح)

27 ستمبر 2014ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر دس منٹ پر 'مسجد مریم' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اطفال کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 'مسجد مریم' تشریف لائے اور اطفال کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ارسلان ملک نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم صغیر احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم شعور احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی اور عزیزم بلال احمد نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ ''کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے'' تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس شخص نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے (یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود علیہ السلام ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کا درجہ پائیں گے) (صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعۃ)

بعد ازاں عزیزم فرساد احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم ارمغان مظفر نے اردو زبان میں ''صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' کے عنوان پر تقریر کی۔

بعد ازاں عزیزم صباح الدین علیم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد آٹھ اطفال پر مشتمل گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصیدہ!

یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

سے چند منتخبہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں حضور انور نے بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

❁۔ایک طفل نے سوال کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کونسی کتب اطفال کو پڑھنی چاہئیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ''حقیقۃ الوحی'' پڑھو۔ آسان کتب پڑھنی ہیں تو ملفوظات کی آخری جلدیں پڑھو۔ اور اگر انگریزی زبان کی کتاب پڑھنی ہے تو پھر "Essence of Islam" پڑھیں۔ اس کتاب میں مختلف عناوین پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباسات اور مضامین اکٹھے کئے گئے ہیں۔

❁۔ایک طفل کے اس سوال پر کہ ہم کون سی دعا پڑھیں کہ اسلام احمدیت دنیا میں جلد پھیل جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کیلئے اپنی زبان میں دعا کرو۔ درود شریف پڑھو۔ اس میں ساری چیزیں آجاتی ہیں۔ درود شریف سمجھ کر اور غور کر کے پڑھو۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ساری برکتیں مانگی گئی ہیں۔ درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے بھی برکتوں کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو دائرہ عمل تھا اُس کے مطابق خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائرہ عمل تو ساری دنیا ہے۔ کل عالم ہے تو تم دعا کرو کہ آج کل جو مخالفین، معاندین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں اور استہزاء کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ پکڑے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و شرف اور اعلیٰ مقام ساری دنیا میں قائم ہو اور مسلمان صحیح اور حقیقی مسلمان بن جائیں۔

❁۔ایک طفل نے سوال کیا کہ کیتھولک عیسائی کہتے ہیں کہ اگر 13 تاریخ کو جمعہ آجائے تو وہ بُرا دن ہوتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہمارا تو ہر جمعہ خواہ وہ کسی تاریخ کو بھی ہو برکتوں والا دن ہوتا ہے۔ اس لئے سورۃ جمعہ بھی نازل ہوئی۔ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ یا امیر المومنین! آپ اپنی کتاب میں ایک آیت پڑھتے ہیں اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اُس دن کو جس میں یہ آیت نازل ہوئی عید کے دن کے طور پر مناتے۔ تو اس پر حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے تو اس پر اُس یہودی نے کہا۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

تو اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ آیت عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی اور جمعہ کا دن تو ہمارے لئے عید کا دن ہی ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جمعہ عید سے بھی زیادہ اہم ہے اور برکتوں والا دن ہے۔ اس لئے خوشی منانی چاہئے۔ پس ہمارے لئے تو جمعہ کا دن اچھا ہے اور خوشی کا دن ہے اور برکتوں والا دن ہے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ صرف چار الہامی کتابیں یعنی قرآن کریم، انجیل، تورات اور زبور کیوں ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: صرف چار تو نہیں ہیں قرآن کریم میں صحف ابراہیم و موسیٰ کا بھی ذکر آتا ہے۔ ہر نبی پر کچھ نہ کچھ تو اترا ہے۔ ہندو وید پڑھتے ہیں۔ ہر نبی کے ماننے والوں کیلئے کچھ نہ کچھ تعلیم تو ضرور ہوگی۔ لیکن اصل محفوظ کتاب قرآن کریم ہے جو چودہ سو سال سے محفوظ ہے۔ باقی مذاہب والے کہتے ہیں کہ ہماری کتابیں خدا کی طرف سے ہیں۔ جبکہ ایسا نہیں ہے ان کی کتابیں جو وہ پیش کرتے ہیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ ان میں بہت کچھ ملا جلا لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ہر قوم میں نبی بھیجے ہیں قرآن کریم نے چند انبیاء کے ناموں کا ذکر کیا ہے۔ باقی انبیاء کے ناموں کا ذکر نہیں کیا۔ اس لئے ان انبیاء کی کتابوں کا بھی پتہ نہیں۔ اسی طرح انبیاء کے آنے کے ساتھ مختلف علاقوں میں آباد مختلف قوموں میں شریعتیں اتری ہوں گی۔ تعلیمات اتری ہوں گی تبھی تو ان قوموں کو سمجھ آئی ہوگی اور ان کیلئے ہدایت کے سامان ہوئے ہوں گے۔

❁۔ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا تیسری عالمی جنگ ہو سکتی ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر دنیا نے اپنے خدا کو نہ پہچانا اور ظلم و ستم کی راہ اختیار کی تو پھر خدا کی طرف سے عذاب آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا چھوٹی چھوٹی جنگیں تو ہر جگہ ہو رہی ہیں۔ افغانستان میں لڑائی ہو رہی ہے۔ یوکرین میں لڑائی ہو رہی ہے۔ سیریا میں لڑائی ہو رہی ہے اور بھی بہت سی جگہوں پر حالات خراب ہیں اور حالات کی خرابی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں تو چار سال سے کہہ رہا ہوں کہ تیسری عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پوپ نے تو کہا تھا کہ یہ جنگ شروع ہو چکی ہے۔

❁۔جنت میں جانے کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ فیصلہ خدا تعالیٰ نے کرنا ہے کہ کس نے جنت میں جانا ہے۔ اچھے اور نیک عمل اور اچھی چیزیں جنت میں لے جاتی ہیں۔ اور بُرے اعمال اور بری باتیں جنت میں جانے سے روکتی ہیں لیکن یہ فیصلہ خدا کا ہے کہ کس نے جنت میں جانا ہے لیکن بالآخر ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہر ایک نے جنت میں داخل ہونا ہے۔

❁۔ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور کا پسندیدہ کھیل کون سا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اب تو کوئی کھیل نہیں ہے پہلے کرکٹ اور بیڈمنٹن کھیل لیا کرتا تھا اب کوئی نہیں ہے۔

❁۔ایک بچے نے سوال کیا جب فوت ہو کر خدا کے پاس جائیں گے تو کیا خدا کو دیکھ سکتے ہیں۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جو فوت ہو کر گئے ہیں وہی بتا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ تو اس دنیا میں اپنی قدرتوں سے نظر آتا ہے۔ دنیا کی خوبصورتی خدا کی قدرت ہی ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے بھی اپنی ایک نظم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس بات کا جواب دیا ہے کہ مجھے تلاش کرنا ہے تو مجھے میری اس قدرت میں دیکھو، میری اُس قدرت میں دیکھو۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے یہ نظم ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال کی نظم۔

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مِری جبیں نیاز میں

کے جواب میں کہی تھی۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی اس نظم کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

مجھے دیکھ رفعت کوہ میں
مجھے دیکھ پستی کاہ میں
مجھے دیکھ عجز فقیر میں
مجھے دیکھ شوکت شاہ میں
مجھے ڈھونڈ دل کی تڑپ میں تو
مجھے دیکھ روئے نگار میں
کبھی بلبلوں کی صدامیں سن
کبھی دیکھ گل کے نکھار میں
میری ایک شان خزاں میں ہے
میری ایک شان بہار میں
میرا نور شکل ہلال میں
میرا حسن بدر کمال میں
کبھی دیکھ طرز جمال میں
کبھی دیکھ شانِ جلال میں
رگ جاں سے ہوں میں قریب تر
ترا دل ہے کس کے خیال میں

حضور انور نے فرمایا: پس خدا تعالیٰ اپنی قدرتوں سے نظر آتا ہے اللہ نور السموات والارضِ ۔ خدا آسمانوں و زمین کا نور ہے۔ کوئی ظاہری شکل میں نظر نہیں آتا۔

❁۔ایک بچے نے سوال کیا کہ میں چھٹی جماعت میں پڑھتا ہوں۔ میں آگے جا کر کیا پڑھوں، کونسا مضمون لوں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سیکنڈری سکول میں جاؤ گے تو پتہ چلے گا کہ کس مضمون میں دلچسپی ہے۔ اگر Maths میں دلچسپی ہے تو انجینئر بن جانا اور اگر بیالوجی میں دلچسپی ہو تو ڈاکٹر بن جانا یا پھر ریسرچ میں جانے کی کوشش کرنا۔

❁۔ایک طفل نے سوال کیا کہ مسلمان ممالک میں امن کیوں نہیں ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ امن اس لئے نہیں ہے کہ ان کے علماء اور لیڈرز قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے ابھی کلاس کے آغاز میں سورۃ جمعہ کی تلاوت کی گئی ہے اور امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بھی بیان کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا نام کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ لوگ قرآن کریم کی تعلیم کو بھول جائیں گے۔

لوگ انتہائی جاہل اشخاص کو اپنا سردار بنا لیں گے اور ان کے لیڈرز اپنے اپنے گروپ اور فرقے بنا لیں گے اور امت فرقوں میں بٹ جائے گی۔ تو ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیح اور مہدیؑ کو بھیجے گا جو اصلاح کرنے کیلئے آئے گا اور اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کی طرف رہنمائی کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس کی بات ماننا اور اس کے پیچھے چلنا۔

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
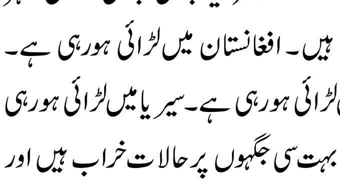
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
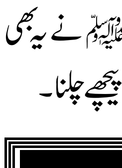
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس آنے والے مسیح مہدی نے فرمایا تھا کہ یہ وقت تلوار چلانے کا لڑنے کا نہیں ہے اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں تو دو کاموں کے لئے آیا ہوں ایک یہ کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانے اور خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرے اور دوسرا یہ کہ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو اور انسان ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں نہ کہ ایک دوسرے کے خلاف لڑائی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس خدا کا حق ادا کریں گے اور ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے تو امن قائم ہوگا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانیں گے تو امن میں نہیں رہیں گے۔ ہاں جو مان رہے ہیں آپؑ کو قبول کر رہے ہیں وہ امن میں آتے جا رہے ہیں۔

پس اصل بات یہی ہے کہ مسیحؑ کو مانیں گے تو امن میں رہیں گے ورنہ آپس میں لڑتے رہیں گے۔

❁۔ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا قرآن کریم کی تلاوت ہر وقت کی جاسکتی ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت تو ہر وقت کی جاسکتی ہے۔ لیکن بعض اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ مثلاً سورج کا طلوع، غروب اور زوال کا وقت ہے۔ اسی طرح نماز فجر کے بعد سے سورج کے طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سے سورج کے غروب ہونے تک کا جو وقت ہے اس میں نفل نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

آپ سب اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔

❁۔ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا قبرستان میں قرآن کریم پڑھا جاسکتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قبرستان میں جن لوگوں کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور وہ وہاں اپنے فرائض کی ادائیگی کیلئے مامور ہوتے ہیں وہ وہاں قرآن کریم پڑھتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں لیکن کسی قبر پر کھڑے ہو کر قرآن کریم پڑھنا یہ درست نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب ہم کسی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرتے ہیں تو اپنی دُعا میں سورۃ فاتحہ اور دوسری دعائیں پڑھتے ہیں اور یہ طریق درست ہے۔ لیکن کسی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کی بجائے قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور قرآن کریم پڑھنا یہ درست نہیں ہے۔

❁۔ایک طفل نے یہ سوال کیا کہ میں سائنٹسٹ بنوں یا مبلغ بنوں اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پندرہ سال کی عمر کے بعد فیصلہ کرنا لیکن اگر مبلغ بننا ہے تو پھر ابھی سے فیصلہ کرو دو دو آپشن نہیں ہوسکتے۔

❁۔ایک بچے نے سوال کیا کہ پاکستان کے جو موجودہ حالات ہیں کیا وہاں کوئی بہتری آئے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آپ دعا کرتے رہیں۔ احمدیوں کی دعاؤں سے ہی تبدیلی آئے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اس وقت تو مولوی حکومت پر سوار ہیں۔ جو لیڈرز اس وقت بہتری لانے کی کوشش کر رہے ہیں ان سے تو کچھ نہیں ہوسکتا۔ جو ہوگا وہ احمدیوں کی دعاؤں سے ہی ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے بہتری لانی ہے وہ جانتا ہے کہ کس طرح لانی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مولوی کے ہاتھ سے ملک نکلے گا تو بہتری آئے گی۔ ہمارے مقدمات ہوتے ہیں تو جج بے بس ہوتے ہیں۔ کچھ نہیں کرتے کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے اوپر مولویوں کا دباؤ ہے اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ تو عملاً مولوی حکومت کر رہے ہیں۔ اگر اسی طرح صورتحال رہی جواب ہے تو پھر یہ ملک اپنے انجام کو پہنچے گا۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ جب آپ بچے تھے تو کیا آپ کو پتہ تھا کہ آپ خلیفہ بنیں گے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ مجھے تو انتخاب سے پہلے تک علم نہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ کوئی Sane Person اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ خلافت تو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ پس کوئی انسان نہ اس بارہ میں سوچ سکتا ہے اور نہ ہی اُسے کوئی علم ہوسکتا ہے۔

❁۔ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ وقف نو بچے بڑے ہو کر کیا بنیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں پہلے ہی اپنے خطبات میں اور وقف نو کے اجتماعات اور کلاسز کے پروگراموں میں بتا چکا ہوں کہ مربی، مبلغ بنیں۔ ڈاکٹر، ٹیچر، انجینئر بنیں۔ ہمیں وکلاء بھی چاہئیں۔ IT سپیشلسٹ میڈیا وغیرہ کیلئے بھی چاہئیں۔

حضور انور نے اس بچے کو فرمایا تمہارا رجحان بیالوجی میں ہے تو پھر ڈاکٹر بنو۔ اور ڈاکٹر بن کر پھر آئرلینڈ میں نہیں رہنا۔ افریقہ جانا پڑے گا۔

اطفال کی یہ کلاس بارہ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تمام بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ اس دوران حضور انور کی اجازت سے تین خدام کے ایک گروپ نے ترانہ پڑھا۔

ناصرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بارہ بجکر پچاس منٹ پر ناصرات کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ زینب مائدہ خان نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ صالحہ اسد نے پیش کیا۔ بعد ازاں انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ ایمن نونن نے پیش کیا۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث عزیزہ شانزہ احمد نے پیش کی۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

(بخاری جلد اوّل کتاب الایمان)

اس حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ فریحہ شمس نے پیش کیا۔

”تم میں سے کوئی سچا مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے والدین بچوں اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھ سے پیار نہ کرے“

اس حدیث کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ فائزہ مقبول نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ سبیکہ احسن نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد عزیزہ افشاں کامران نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

”مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام **محمد** ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس **عالی مرتبہ کا نبی** ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ **وہ توحید** جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو **تمام انبیاء** اور تمام **اوّلین وآخرین** پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک **فیض** کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُسکے کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ **ذُرّیّتِ شیطان** ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسکے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں **اِسی بزرگ نبی** کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118-119)

اس اقتباس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ ثناء طاہرہ چیمہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ نبیحہ ملک نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد عزیزہ فریحہ شمس، لائبہ افتخار، زینب مائدہ اور عزیزہ نبیحہ ملک نے ایک گروپ کی صورت میں درج ذیل نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بدرگاہِ ذی شانِ خیرُ الانامؐ
شفیعِ الوریٰ مرجعِ خاص و عام

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ناصرات نے سوالات کئے۔

❁۔ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور نے کس عمر میں قرآن کریم ختم کیا تھا۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ مجھے عمر تو یاد نہیں ہے۔ بچپن میں کرلیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا۔ بچیاں چھ سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرلیں تو بڑی اچھی بات ہے۔

❁۔ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ میں آگے جا کر کونسا مضمون لوں۔ کیا لائن اختیار کروں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا پڑھائی میں اچھی ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

تو ڈاکٹر بن جاؤ۔ ٹیچر بن جاؤ۔ یا زبانیں سیکھو اور ماسٹر کرلو۔ تو ترجمہ کیلئے وقف کرسکتی ہو۔

❁۔ایک بچی نے سوال کیا کہ کونسی عمر میں ناصرات کو حجاب لینا چاہئے۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جب سات سال کی ناصرات ہو جاتی ہو تو نماز پڑھنے کا حکم ہے جب نماز پڑھو گی تو دوپٹہ لے کر پڑھو گی۔

حضور انور نے فرمایا بعض سات سال عمر کی بچیاں اپنی عمر کے لحاظ سے بڑی لگتی ہیں تو ان کا لباس بھی مناسب ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا چھوٹی عمر میں حجاب لے کر ، سکارف لیکر سکول میں جاؤ، وہاں فنکشن ہوتے ہیں ان میں جاؤ اور بغیر شرم کے لوگوں کے سامنے پیش ہو۔

❁۔ایک بچی نے سوال کیا کہ سب سے زیادہ کونسی دعا کرنی چاہئے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سب سے زیادہ دعا یہ ہے کہ تم نماز پڑھو۔ پانچوں نمازیں پڑھ لو تو یہی تمہاری دعا ہے۔ حضور انور نے فرمایا تم یہ دعا کیا کرو کہ خدا تعالیٰ میرا علم بڑھائے۔ پڑھائی میں اچھا کردے۔ یہ دعا کیا کرو کہ خدا تعالیٰ میرے ماں باپ پر رحم کرے۔ وہ میرا خیال رکھتے ہیں۔ میری پڑھائی میں میرے کھانے پینے میں۔ میری ضروریات پوری کرتے ہیں۔ میری بڑی اچھی تربیت کررہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

❁۔ایک بچی نے Halloween کے حوالہ سے سوال کیا تو اس پر حضور نے فرمایا یہ ان لوگوں کی ٹریڈیشن ہے جن کا مذہب نہیں تھا۔ جس دن یہ لوگ Halloween مناتے ہیں تو گھروں پر مانگنے آجاتے ہیں۔ تو اپنی جان چھڑانے کیلئے چاکلیٹ کا ڈبہ دے دو۔ حکمت اسی میں ہے کہ بلاوجہ جھگڑے نہ کئے جائیں لیکن اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ مل کر ایسا کرو۔

❁۔ایک بچی نے سوال کیا حضور انور روزانہ کتنا قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: بہت زیادہ دوسرے کام کرنے ہوں تو نصف پارہ کی تلاوت کرتا ہوں اور پونا پارہ بھی پڑھ لیتا ہوں اور کبھی زیادہ بھی پڑھ لیتا ہوں۔ بہرحال کاموں میں مصروف ہو جاؤں تو نصف پارہ تو روزانہ پڑھتا ہوں۔

بچی نے بتایا کہ وہ روزانہ قرآن کریم کے چار صفحے پڑھتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا صفحات کے حساب سے نہیں بلکہ رکوع کے حساب سے تلاوت کیا کرو۔ حضور انور نے فرمایا والدین اپنے بچوں ، بچیوں کو بتائیں کہ رکوع کیا ہوتا ہے۔ صفحات کی بجائے رکوع کے حساب سے پڑھا کرو۔

❁۔ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر ہم لڑکیوں کے سکول میں ہیں تو کیا برقعہ پہننا، حجاب لینا ضروری ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر سکول میں صرف لڑکیاں ہی ہیں تو ضروری نہیں ہے لیکن اگر ٹیچر مرد ہوں تو پھر سکارف لینا حجاب لینا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب بھی سکول سے باہر نکلو تو پھر سکارف لینا ضروری ہے اور پردہ کا خیال رکھنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اگر کوئی یہ کہے کہ سکول میں تو سکارف نہیں لیا اور جب باہر نکلے تو لے لیا تو یہ ڈبل سٹینڈرڈ ہے۔ لیکن یہ ہرگز ڈبل سٹینڈرڈ نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

❁۔ایک بچی نے سوال کیا کہ شیطان کو کیوں بنایا گیا۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ۔

”شیطان کو اس لئے بنایا کہ تم کو پتہ لگے کہ تم نیک ہو یا نہیں۔ اگر برائی ہو تو تب ہی نیکی کا پتہ لگے گا کہ برائی کے مقابل پر یہ نیکی ہے۔

خدا تعالیٰ نے نیکی اور بدی دونوں راستے متعین کردیئے ہیں اور ساتھ نصیحت بھی کی ہے کہ نیکی کا راستہ اختیار کرو۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ یہ دو راستے ہیں چاہو تو نیکی کا راستہ اختیار کرو اور چاہو تو بدی کا راستہ اپناؤ اور ساتھ بتا دیا کہ بدی کا راستہ اختیار کروگے تو سزا ملے گی اور نیک راستہ پر چلوگے تو خدا تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا نیک لوگوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور بدی کے راستوں پر چلنے والے شیطان کی اتباع کرتے ہیں۔

❁۔ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ہم پاکستانی ڈرامے دیکھ سکتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا اگر گند نہیں ہے تو دیکھ سکتے ہیں۔ پاکستانی ڈرامے تو انڈین ڈراموں سے بھی گندے ہوگئے ہیں اور درمیان میں ایسے اشتہار بھی آجاتے ہیں جن سے تربیت خراب ہوتی ہے۔ پس ایسا ڈرامہ جو صاف ستھرا ہو اور سبق آموز ہو وہ دیکھ سکتی ہو۔ ایسا ڈرامہ نہ دیکھو جو آپ پر برا اثر ڈالے اور تم اپنے ماں باپ کے خلاف ہو جاؤ اور بڑوں کا ادب نہ کرو۔ جو بڑی لڑکیاں ہیں وہ اپنے خاوندوں سے جھگڑے شروع کردیں۔

پس صرف شریفانہ سبق آموز ڈرامہ دیکھ سکتی ہو۔ اور تمہارے اندر اتنا حوصلہ ہونا چاہئے کہ اگر کوئی نامناسب سین یا اشتہار آجائے تو چینل بدل دو یا بند کردو۔

حضور انور نے فرمایا سب سے ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ نماز کا وقت ضائع نہ ہو۔ وقت پر نمازیں ادا کرو۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت ہو اور کوئی دینی کتاب باقاعدہ پڑھو۔ اپنے مطالعہ میں رکھو۔ سارا دن ڈرامے دیکھنا، انٹرنیٹ پر بیٹھے رہنا اور On ڈیمانڈ چینل پر پروگرام دیکھنا یہ غلط طریق ہے اور ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

❁۔ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی کو بتایا تھا کہ میں ایک نبی ہوں اور میں احمدی ہوں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اُسی وقت اپنے نبی ہونے کے بارہ میں لکھا اور بتایا جب خدا تعالیٰ نے آپ کو بتایا۔ جب تک خدا نے نہیں بتایا آپ نے نہیں لکھا۔ اور نہ کوئی اعلان فرمایا۔ باقی جہاں تک احمدی نام دیئے جانے کا ذکر کیا ہے۔ اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے دو نام ہیں محمد اور احمد۔ اور جماعت کو احمدی نام دینے کا موقع اس طرح پیدا ہوا کہ ہر دس سال بعد مردم شماری ہوتی ہے۔ جب 1901 میں ہندوستان میں مردم شماری ہوئی تو اس میں یہ بتانے کیلئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے اور آپ کی بیعت میں آنے والے دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر ہوں۔ تو اس وقت آپ نے فرمایا کہ مذہب کے خانہ میں احمدی مسلمان لکھیں ۔ چنانچہ اُس وقت سے آپؑ کے متبعین احمدی کہلاتے ہیں۔

ناصرات کی یہ کلاس دو پہر دو بجے اپنے اختتام کو پہنچی آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام فیملی ملاقاتیں اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔ اور اس کا انتظام ہوٹل کے ہی ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 24 فیملیز کے 64 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی ان ملاقات کرنے والوں میں سے 22 افراد مرد و خواتین ایسے تھے جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پارہے تھے اور اس سعادت پر بیحد خوش تھے کہ ان کی زندگی میں یہ مبارک دن آیا کہ اپنے پیارے آقا کے دیدار اور قرب میں چند لمحات گزارے اور دعاؤں کے خزانے لئے اور آج کا یہی دن اور یہ مبارک لمحات ان کی زندگی کا سرمایہ حیات ہیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز گالوے شہر کے علاوہ Dublin, Cork, Cavan, Limerick اور Athlon کے علاقوں سے آئی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں عاملہ کے تمام ممبرات نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

نائب صدر لجنہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وہ کس حیثیت سے نیشنل عاملہ میں ہیں کیونکہ نائب صدر کے پاس کوئی اور شعبہ بھی ہونا ضروری ہے۔ اس پر صدر لجنہ نے عرض کیا کہ وہ صدر لجنہ مقامی بھی ہیں۔

سیکرٹری وقف نو کے بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری وقف نو کا تو نیشنل عاملہ لجنہ میں کوئی عہدہ نہیں ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان کو معاون صدر بنادیں اور ان سے واقفات نو کا کام لیں۔

سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے تبلیغی پروگراموں اور لیف لیٹس کی تقسیم کے بارہ میں دریافت فرمایا:

حضور انور نے مینا بازار کے حوالہ سے بھی دریافت فرمایا کہ کیا پروگرام ہوا تھا۔ جس پر صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ ہم اُس ایریا میں جہاں ہال کرائے پر لیا جاتا ہے لوگوں کو مینا بازار میں آنے کا دعوت نامہ دیتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں اور خریداری کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت کا تعارف بڑھے۔ مینا بازار تبلیغ کا اچھا ذریعہ ہے۔ ہم وہاں پر تبلیغ کارنر بناتے ہیں۔ جہاں ہم کتابیں اور دوسرا لٹریچر رکھتے ہیں۔ مینا بازار میں پردہ کی رعایت کے ساتھ لجنہ کی ممبرات لیف لیٹس تقسیم کرتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا آپ نے جو دعوت نامہ دیا ہے وہ ٹھیک ہے کہ یہ لوگ آپ کے مینا بازار میں آئیں۔ آپ کی چھوٹی بچیاں مینا بازار میں جائیں اور ساتھ لجنہ بھی جائے جو ان کی رہنمائی کرے۔

حضور انور نے سیکرٹری تبلیغ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ کیلئے آپ سیمینار کریں جو احمدی طالبات کالج و سکول میں ہیں وہ اپنے سکولوں اور کالجوں سے رابطے کریں اور سیمینارز آرگنائز کریں۔

سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ فنڈ کی کمی کی وجہ

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

سے ہم نہیں کرتے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اب تو مرکز کا شیئر بھی آپ کو دے دیا ہے۔ صاحب حیثیت لوگوں سے فنڈ لیں۔ امریکہ میں ایک اسٹیٹ سے دوسری اسٹیٹ جانے کیلئے وہ خود خرچ کرتے ہیں۔ جو افورڈ کر سکتے ہیں ان سے لیں۔ جن کے شوہر اچھے کمانے والے ہیں ان خواتین سے لیں۔

صدر صاحبہ لجنہ نے عرض کیا کہ حضور انور نے اس سال جو مرکز کا حصہ ہمیں عطا فرمایا تھا اُس سے ہم نے کتابیں خریدی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اگلے پانچ سال کا بجٹ آپ ہی رکھ لیں اور اسے تبلیغ کے کاموں پر خرچ کریں اور تبلیغ کیلئے نئے راستے نکالیں۔ تبلیغی پروگراموں کے بارہ میں سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ ہم نے مختلف اسکولوں کو خط لکھے ہیں اور جماعت نے Interfaith پروگرام منعقد کیا تھا اس پر حضور انور نے فرمایا۔ خط لکھنے سے کچھ نہیں ہوگا، خود گھروں سے نکلیں، دوسری دفعہ جائیں بار بار جائیں۔ اپنی لڑکیوں سے کہیں کہ خواتین سے اپنے تعلقات بنائیں اور اپنے آپ کو متعارف کروائیں۔ انٹرفیتھ پروگرام تو جماعت نے منعقد کیا تھا۔ لجنہ اپنے طور پر کچھ کریں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ مسجد کی افتتاحی تقریب میں 15 مہمان لجنہ کے ذریعہ شامل ہوئے اس پر حضور انور نے فرمایا: لجنہ پردے میں رہ کر تبلیغ کرے اپنے خاوندوں سے مشورہ کر سکتی ہیں۔ تبلیغ کی کمیٹی بنائیں۔ منصوبے بنائیں۔ مجھے لکھ کر Approve کروائیں اور پھر عمل کریں۔ ہمسایوں سے اچھے تعلقات بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ آپ کو اپنے خاوندوں اور بچوں سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ تبلیغ بھی ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تربیت بھی ضروری ہے۔

صدر لجنہ نے سوال کیا کہ کیا ہم تبلیغ کیلئے اسٹال لگا کر پمفلٹ لوگوں کو دے سکتے ہیں؟ کیا ہم پردے میں رہ کر اس رنگ میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: تبلیغی سٹال لگائیں۔ مرد تو سٹال لگاتے ہیں۔ آپ بھی پردے میں رہ کر لگا سکتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: جب میں پارلیمنٹ گیا تو وہاں ایک خاتون نے پوچھا کہ آپ کی عورتوں کو آزادی نہیں۔ تو آپ سٹال لگا سکتی ہیں۔ آزادی کے نام پر کچھ تو بہت آگے نکل جاتی ہیں۔ بیچ کا راستہ اختیار کریں۔ آزادی کا غلط استعمال نہ کریں۔

سیکرٹری اشاعت نے حضور انور کی خدمت میں ’’رسالہ مریم‘‘ اور نیشنل سیلیبس لجنہ اماء اللہ پیش کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ یہ تو آپ نے کافی بڑا بنا دیا ہے۔ اس پر عمل کتنا ہوتا ہے۔ رسالہ مریم کی اشاعت کے حوالہ سے حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ اس رسالہ کو ہم یو کے سے ہی چھپواتے ہیں کیونکہ آئرلینڈ میں اشاعت بہت مہنگی ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ واقفات نو کا رسالہ ’’مریم‘‘ بھی منگوائیں اور تقسیم کریں۔

مجلس شوریٰ کے انعقاد کے حوالہ سے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لجنہ اپنی شوری بھی منعقد کرے جس میں نیشنل عاملہ کے علاوہ ہر دس ممبرات پر ایک ممبر کو منتخب کر لیں۔

سیکرٹری مال کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا تو صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ سیکرٹری مال ڈاکٹر روبینہ صاحبہ بیمار ہیں۔ لیکن وہ اپنا کام انتہائی ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتی رہی ہیں۔ اب ان کی صحت بہت خراب ہو چکی ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی اب ان کی جگہ کوئی سیکرٹری بنائیں۔

صدر صاحبہ نے لجنہ کے چندہ کی رقم جماعت کے اکاؤنٹ میں رکھوانے کے حوالہ سے بعض مشکلات کا ذکر کیا۔ اس پر حضور انور نے بعض انتظامی ہدایات سے نوازا۔ نیز فرمایا آمد و خرچ کا خیال رکھیں۔ جس طرح آپ کا بجٹ بنتا ہے اسی طرح خیال رکھیں۔

سیکرٹری تربیت صاحبہ کے اس استفسار پر کہ ہم لجنہ کی تربیت کیسے کریں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پہلے عاملہ اپنی اصلاح کرے۔ لوگوں کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔ بار بار نصیحت کریں۔ صبر اور حوصلے سے سمجھائیں۔ ہر ایک کی اپنی اپنی نفسیات ہوتی ہے اُس کے مطابق اسے ٹریٹ کریں۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ فیملی ملاقاتوں کے دوران تربیتی لحاظ سے کوئی کمی نظر آئی ہے یا کوئی اصلاح طلب امر ہے تو حضور انور ہماری رہنمائی فرمائیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا لجنہ تو ٹھیک ہے ان کو بچوں کی تربیت کی زیادہ فکر ہوتی ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ یہاں لجنہ کی تجنید 122 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ تعداد تو ایک محلہ جتنی ہے۔ آپ کو ان کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔

سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ ناصرات کی تعداد 31 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اچھی لجنہ دیکھنی ہے تو اچھی ناصرات بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا ناصرات کی کلاس میں ایک بچی نے پردے کے بارے میں سوال کیا تھا کہ پردہ کرنے کی صحیح عمر کیا ہے۔ اگر آپ نے دورہ امریکہ کے دوران پردہ کے بارے میں خطابات سنے ہیں تو ان میں میں نے تفصیل سے بتایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ آپ اپنی بچیوں کو چھوٹی عمر ہی سے حیادار لباس پہنائیں۔ تاکہ وہ اس کی عادی ہوں۔ اگر پہلے Sleevless اور شارٹ کپڑے پہناتی رہیں تو بعد میں ایک دم سے حیا نہیں آئے گی۔ ماؤں کو تربیت کرنی پڑے گی۔ بچپن سے ہی سوچ بنائیں کہ ہم نے حیادار لباس پہننا ہے۔

حضور انور نے افریقہ کی عورتوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض عورتوں کے پاس لباس نہیں ہوتا لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ اپنے آپ کو ڈھانپتی ہیں اور یہاں آ کر تو وہ پورا لباس پہنتی ہیں لیکن پاکستانی عورتیں جب وہاں سے آتی ہیں تو برقعہ پہنا ہوتا ہے اور یہاں یورپ میں آ کر بے پردہ ہو جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تعلیم سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آپ اپنی فیملی میں اکیلی احمدی ہیں تو آپ کے والدین کے جماعت کے بارے میں کیا تاثرات ہیں اور آپ کے والد کو جمعہ پر بھی دیکھا۔ انہوں نے خطبہ جمعہ بھی سنا۔ اس بارے میں وہ کیا کہتے ہیں۔

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ میرے والدین جماعت کے بارہ میں بہت اچھے خیالات رکھتے ہیں اور وہ ہر جمعہ کو حضور انور کا خطبہ سننے کا اہتمام کرتے ہیں اور کئی دفعہ مشن ہاؤس آ کر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی MTA پر جلسے دیکھتے ہیں اور تقاریر سنتے ہیں اور مقامی جلسوں میں بھی شامل ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ آپ ان کو احمدیت میں شامل کریں آپ کی والدہ تو مطمئن ہیں۔ بس والد صاحب کو قائل کریں۔ اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ والدین پر فیملی کا پریشر ہے اور بڑا بھائی بھی جماعت کی مخالفت کرتا ہے۔ ابھی اُس کی شادی نہیں ہوئی۔ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ میرے بھائی پر فضل کرے اور ان کی رہنمائی کرے تو والدین احمدیت کی طرف آ جائیں گے۔

اس کے بعد حضور انور نے ایک آئرش دوست کا ذکر فرمایا کہ وہ مسجد کے افتتاح کے دوران ساؤنڈ سسٹم کے تعلق میں ڈیوٹی کر رہا تھا۔ دو تین دنوں میں یہاں کے ماحول اور حضور انور کی موجودگی سے بہت متاثر ہوا۔ اس نے کہا کہ وہ گزشتہ 35 سال سے خدا کی تلاش میں تھا۔ اسے چرچ میں تو خدا نہ ملا لیکن یہاں خلیفہ کو نمازیں پڑھاتے دیکھا، خطبہ جمعہ سنا اور ساتھ نمازیں پڑھیں تو مجھے یہاں خدا مل گیا ہے۔

اس کے بعد معاون صدر برائے واقفات نو نے بتایا کہ ان کی فیملی نے بھی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی ہے اور ان کو بھی اپنے خاندان سے کافی مخالفت کا سامنا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ مخالفت سے آپ کے گناہ ہی جھڑتے ہیں۔

سیکرٹری صحت جسمانی کے اس سوال پر کہ کیا ہم لجنہ کا گروپ مل کر Walk کر سکتے ہیں اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ میراتھن واک میں جانا ہے؟ جس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ عام واک پردے میں رہ کر کر سکتے ہیں۔ تو حضور انور نے فرمایا ہاں پارک میں ہی جانا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ اماء اللہ آئرلینڈ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عاملہ کی تمام ممبرات کو الیس اللہ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور ممبرات نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

تقریب آمین

بعد ازاں پروگرام کے مطابق درج ذیل 8 بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ عزیزہ افشاں کامران، فائزہ، مقبول، ایشل ایمان، صالحہ اسد، شانزہ احمد، ملائکہ طاہر، ہبۃ السلام، کائنات اختر۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہر ایک بچی سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کرائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’مسجد مریم‘‘ جانے کیلئے جب ہوٹل سے باہر تشریف لائے تو ہوٹل کی Lobby میں تین آئرش خواتین کھڑی تھیں جو یہاں ہوٹل میں ایک آرگنائزیشن کی طرف سے کسی کانفرنس میں شرکت کیلئے آئی تھی۔ انہوں نے منتظمین کو بتایا کہ انہوں نے خلیفۃ المسیح کو ٹیلی ویژن پر دیکھا ہوا ہے۔ وہ خلیفۃ المسیح سے ملنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں انہوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد مریم‘‘ تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے اس قطعہ زمین پر پہلے سے موجود مکان کا معائنہ فرمایا۔ اس مکان کو Renovate کیا گیا ہے۔ اور اس میں ایک انڈسٹریل کچن، سٹور، کھانے کا ہال اور رہائشی حصہ بنایا گیا ہے۔ ہال کے اندر لائبریری کے لئے کتب بھی رکھی گئی ہیں۔

معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے اور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

(جاری)

❁❁❁

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

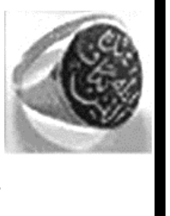

جلسہ سالانہ یوکے 2014ء کے موقع پر جلسہ گاہ مستورات میں خواتین کے ایک خصوصی سیشن میں احمدی خواتین کی مختلف موضوعات پر تقاریر۔

ایّام جلسہ میں مختلف ممالک سے آنے والے وفود اور معزز مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں۔ ایام جلسہ میں ایم ٹی اے کے خصوصی پروگرام ونشریات۔ جلسہ میں شامل ہونے والے بعض اہم معزز مہمانان اور جلسہ کے متعلق ان کے تاثرات کا مختصر تذکرہ۔

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 48ویں جلسہ سالانہ کی مختصر رپورٹ)

(حافظ محمد ظفر اللہ عاجز ۔ فرخ راحیل)

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لجنہ کی الگ سے ایک مارکی لگائی جاتی ہے جس میں مین مارکی سے جلسہ کی تمام تر کارروائی سنی جاتی ہے۔ جلسہ کے دوسرے دن جلسہ کی روایت کے مطابق خواتین کا الگ سے ایک خصوصی سیشن بھی ہوتا ہے جس میں خواتین مقررات مختلف دینی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کرتی ہیں۔ ذیل میں محترمہ سیکرٹری صاحبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ یوکے کی طرف سے موصولہ رپورٹ خلاصۃً درج کی جاتی ہے۔

مستورات کے جلسہ گاہ میں جلسہ گاہ زنانہ کی بڑی مارکی کے علاوہ تین چھوٹی مارکیاں چھوٹے بچے رکھنے والی خواتین کے لئے لگائی گئیں۔ مزید برآں شاملین جلسہ گاہ کے لئے بک سٹال، نمائش، فرسٹ ایڈ، ہومیوپیتھی اور بازار کا انتظام تھا۔ بازار میں کھانے کی چیزوں میں پکوڑے، سموسے، بیسن والے نان، چاٹ، چپس، دہی بھلے، گول گپے، فالودہ، کینڈی فلاس اور سافٹ ڈرنکس جیسی اشیاء مہیا تھیں جبکہ پرائیویٹ سٹالز پر بُرقعے، جیولری اور کپڑے تھے۔ یہ بازار جلسہ سالانہ کی کارروائی کے دوران بند رکھے جاتے تھے۔

دورانِ وقفہ خواتین کو مخزنِ تصاویر کی نمائش دکھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔ امسال اشاعت ڈپارٹمنٹ لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے Golden Treasure کی سیریز میں دو مزید کتب شائع کیں۔ جن میں سے ایک **''رابعہ کی عید''** اور دوسری **''حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ''** کے عنوان سے انگریزی زبان میں شائع کی گئیں۔ اس کے علاوہ مختلف زبانوں میں اور مختلف موضوعات پر ایک بڑی تعداد میں کتابوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس دفعہ Main Book Stall کے علاوہ ایک چھوٹے بک سٹال کا اضافہ بھی کیا گیا تھا جس پر بطورِ خاص دنیا کی مختلف زبانوں میں جماعتی لٹریچر کا اہتمام کیا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ 30/اگست 2014ء بروز ہفتہ جلسہ کی روایت کے مطابق خواتین کا ایک الگ خصوصی سیشن صبح دس بجکر پانچ منٹ پر حضرت سیّدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں جن میں سے ایک اردو زبان میں اور دو انگریزی زبان میں تھیں۔

پہلی تقریر سیکرٹری تربیت برطانیہ محترمہ لبنیٰ سہیل صاحبہ نے ''متقی خواتین کی خصوصیات'' پر کی۔ اپنی تقریر کا آغاز اُنہوں نے سورۃ آلِ عمران کی درج ذیل آیات سے کیا، جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''لوگوں کے لئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی، اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی، اور مویشیوں اور کھیتیوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ وہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے۔ اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے۔''

''تُو کہہ دے کہ کیا مَیں تمہیں ان سے بہتر چیزوں کی خبر دوں؟ ان کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے رب کے پاس ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور پاک کئے ہوئے جوڑے ہیں اور اللہ کی طرف سے رضوان ہے۔ اور اللہ بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔''

پھر قرآن مجید میں درج متقی کی چھ خصوصیات کا ذکر کیا۔ ان میں سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ متقی غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ غیب پر ایمان لانا ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اور ہر آئندہ ہونے والی ترقی کی بنیاد ایمان بالغیب پر ہی ہوتی ہے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز کی حفاظت کرو۔ نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ نمازیں ہماری حفاظت کریں گی اور یہ روحانی ڈھال صرف ایک فرد کو نہیں پورے گھر کو بچائے گی۔

متقین کی اگلی نشانی وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ہے۔ یعنی اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا وہ خرچ کرتے ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت میں ایسی خواتین کثرت سے ہیں جو ہر وقت اللہ کی راہ میں ہر چیز خرچ کرنے کو تیار رہتی ہیں۔ لیکن کچھ تعداد ایسی خواتین کی بھی ہے جن کے پاس وقت نہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ انسان کا نفس اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں اور پیروں کی قوت۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اُس نے ہمیں دی ہیں اور جس وقت چاہے اپنی امانت واپس لے سکتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قویٰ اور جسم اور اُس کے تمام قویٰ اور جوارح کو لگایا جائے۔

اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے متقین کی تین مزید نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ اور وہ لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اتارا گیا۔ خواتین کی قرآن سے عشق کی مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے دین کا علم سیکھ کر یہ درجہ پایا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں درسِ قرآن کا سہرا حضرت سیّدہ امِ طاہرؓ کی والدہ کے سر ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کی تو وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو سچے طلبگار ہیں ان کی خدمت کے لئے ہم ہمیشہ تیار ہیں۔ محترمہ لبنیٰ سہیلؓ نے توجہ دلائی کہ ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہیے بلکہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم قرآن کا ترجمہ سیکھیں گی اور اس پر عمل کریں گی۔ چاہے ہماری کوئی بھی زبان ہو اور عمر کا کوئی بھی حصہ ہو۔

انہوں نے کہا کہ متقیوں کی ایک اور نشانی یہ ہے کہ وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ متقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وحی پر بھی ایمان رکھتا ہے اور آپؐ کے بعد میں آنے والی وحی پر بھی یقین رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں بچپن سے ہی بچیوں کے ذہن میں یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ اس کا اصل خزانہ اس کی ظاہری خوبصورتی ہے۔ ہر عورت بچپن سے بڑھاپے تک مرد کی توجہ کھینچنے کی فکر کرتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے بچیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ''بیٹی ہے تو وہ اپنے تقدس اور عصمت کی حفاظت کرنے والی ہو۔ اپنی عزت کی حفاظت کرنے والی ہو۔ کوئی ایسی دوستی، ایسے طبقے میں اٹھنا بیٹھنا اور ایسی حرکت نہ کرے جو اسے اپنے ماں باپ سے چھپانی پڑے۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ عالم الغیب خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ غلط قسم کے لڑکے لڑکیوں سے دوستیوں کو وہ اپنے ماں باپ سے پردے میں رکھ سکتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں جو حرکات وسکون کو ہر وقت دیکھ رہا ہے۔''

(خطاب، 31 جولائی 2010ء)

پھر انہوں نے اپنی تقریر میں کچھ ایسی ماؤں کا ذکر کیا جنہوں نے اپنے بچوں کو خدا کی رضا کی خاطر قربانی کے لئے تیار رکھا۔ حضرت سیّدہ اماں جانؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے وقت بچوں کو یوں تسلی دی کہ بچو! خالی گھر دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔

(تاریخ احمدیت جلد 3، صفحہ 554)

حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ شہید کی اہلیہ حضرت شاہ بی بی صاحبہ نے انتہائی دردناک حالات دیکھے۔ مگر ہر موقع پر یہی فرمایا کہ اگر احمدیت کی وجہ سے میں اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے قربان کر دیئے جائیں تو مَیں اس پر بھی خدا تعالیٰ کی بے حد شکر گزار ہوں گی اور پھر بھی اپنے عقائد میں تبدیلی نہ کروں گی۔

مقررہ موصوفہ نے غیر اسلامی رسومات سے بچنے کی نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ Valentine's day, Father's day, Mother's day, Halloveen وغیرہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر شادی بیاہ کے موقع پر بہت مہنگے دعوتی کارڈ، رونقوں کے نام پر بے انتہا دعوتیں، دلہن کی تیاری اور سٹیج کے لئے مہنگے packges اور 15 سے 20 قسم کے مرغن کھانے۔ یہ سب کچھ اس لئے تا کہ لوگ یہ کہیں کہ ایسی شادی تو پہلے کبھی نہیں ہوئی۔

محترمہ لبنیٰ سہیل صاحبہ نے اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا بیان کردہ حوالہ پیش کیا کہ خواتین کو یہ وہم ہوتا ہے کہ بیاہ شادی کے موقع پر اگر ریا کاری سے کام نہ لیا گیا تو لوگوں کے سامنے ہمارا ناک کٹ جائے گا۔ لیکن ناک تو اس وقت کٹ گیا جب خدا تعالیٰ کے سامنے کٹ گیا۔ باقی ناک کہاں ہے جس کو کاٹو گی۔ جب خدا تعالیٰ کی ہدایت سے روگردانی کی، جب رسول کریمؐ کی ہدایات سے روگردانی کی، جب اسلامی تعلیمات کی طرف پیٹھ پھیر دی تو مومن کی ناک تو وہیں کٹ جاتی ہے۔

(خطاب 28 جولائی 1990ء)

قرآن کریم نے متقیوں کی ایک اور خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ۔ ''اور وہ شخص جو سچائی لے کر آئے اور وہ، جو اس سچائی کی تصدیق کرے، یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں۔'' خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے سچائی بھیجی۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ اور ہم خوش قسمت ہیں جنہیں اس سچائی کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔ پس یقیناً یہ خوش ہونے اور خوشی سے اچھلنے کی بات ہے لیکن اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ہم خلیفۂ وقت کے ہاتھ میں ایسے ہوں جیسے مُردہ غسّال کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

اجلاس کی دوسری تقریر صدر لجنہ برطانیہ مکرمہ ناصرہ رحمان صاحبہ نے انگریزی زبان میں کی۔ ان کی تقریر کا عنوان ''خلافت کے ساتھ وفاداری اور عقیدت'' تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ ہم میں سے بہت ایسے ہیں جو کوئی نہ کوئی دشواری اُٹھا کر یا قربانی دے کر خواہ وہ مالی ہو یا وقت کی ہو حدیقۃ المہدی آتے ہیں۔ یہاں آ کر ہم خوش ہیں کیونکہ ہم اپنے پیارے امام کی موجودگی میں ہیں اور روحانی ماحول سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس جلسہ میں شمولیت ہماری خلافت کے ساتھ وفاداری کا ثبوت ہے۔ ہم احمدی مسلمان ہیں اور ہمارا ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کا وارث بننے کی کوشش کرنا تا کہ ہم اپنی آخری منزل یعنی جنت کو پاسکیں۔

آنحضرتؐ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا۔ خلافت کا کام نبی کے کام کو جاری رکھنا ہوتا ہے۔ یہ

کوئی سیاسی درجہ نہیں کہ جس کے لئے ووٹ حاصل کرنے کے لئے اشتہاروں کی ضرورت ہو۔ بلکہ خلیفہ کا انتخاب دعاؤں اور خدائی راہنمائی کے ذریعے ہوتا ہے۔ خلفاء راشدین کے زمانے میں مسلمان سیدھے راستے پر چلے اور خلافت کی اطاعت کی۔ مسلمانوں کی حالت تب بگڑی جب انہوں نے خلافت کی نافرمانی کی اور نتیجۃً اُن پر روحانی زوال آیا۔

خلافتِ راشدہ کے بعد دین کی حفاظت کے لئے مجدد آتے رہے۔ لیکن خاص مصلح کی ضرورت تھی جو مسلمانوں کو ایک کرے تا اسلام کی فتح ہو اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو سونپا جو کہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب الوصیت میں قدرتِ ثانیہ کی خوشخبری دی اور پچھلے ایک سو سال سے خلافت قائم دائم ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی محض خلافت کی برکت اور خلفاء احمدیت کی راہنمائی سے ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جن میں خلافت کی کامل اطاعت اور وفاداری شامل ہے۔

پیاری بہنو! ہمیں ایک احمدی عورت کا اعلیٰ مقام سمجھنا چاہیے۔ خواہ وہ طالبہ ہے۔ کام کرنے والی ہے یا گھر والی ہے۔ ہمیں ہمیشہ خبردار رہنا ہے۔ کیونکہ شیطان ہر لحہ انسان کو بہکانے میں مصروف ہے۔ ہمیں مغربی معاشرے کے اثر میں آکر احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہونا کیونکہ یہ بہکاوے وقتی خوشی دیتے ہیں۔ دنیاوی دعوتیں محض عارضی راحت کے سامان ہیں جن کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہر سمت سے بدکاری کو دلچسپ بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ بے شرمی عام ہو گئی ہے اور عوام کو احساس دلایا جا رہا ہے کہ اگر تم ان جدید لذتوں میں حصہ نہیں لوگے تو خرابی تم میں ہے۔

اے احمدی بہنو! اپنا سر بلند رکھو اور اپنی الگ پہچان بنانے سے مت گھبراؤ۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح ہر قسم کی مشکلات، ظلم اور مخالفت کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہو۔ اگر تمہاری خلافت کے ساتھ تابعداری پختہ ہے تو تم اُن مشکلوں سے نکل کر اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا سکو گی اور اپنے مقصد میں کامیابی پاؤ گی۔

اسلام نے عورت کو اعلیٰ مقام دے کر عزت اور عظمت عطا کی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنایا۔ یاد رکھیں عورتوں نے تاریخ میں اسلام سے وفاداری کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت خدیجہؓ نے اسلام کے ظہور کے لئے اپنا مال و دولت آنحضرتؐ کو پیش کر دیا۔ اسی طرح حضرت اماں جانؓ نے اپنے زیورات جلسے کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کر دیئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خواہش پر قادیان کی لجنہ نے چندہ دیا تا یورپ میں ایک مسجد تعمیر کی جا سکے۔ یہی مسجد بیت الفضل اس وقت خلافتِ احمدیہ کا مرکز ہے اور قادیان کی لجنہ کی خلافت سے اطاعت اور تابعداری کی ایک زندہ مثال ہے۔

ہمارے پیارے خلیفہ انتہائی پیار اور شفقت سے ہمیں سیدھے راستے کی تلقین کرتے ہیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنی کمزوریوں کی بخشش طلب کر سکیں۔ یہ خلافت ہی ہے جو ہمیں نمازوں کو سنوارنے کا طریقہ سکھاتی ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو ہمیں تقویٰ کی تلقین کرتی ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ عزت و احترام کرنا سکھاتی ہے۔

ہر احمدی عورت اور مرد کی بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پوری وفاداری سے نبھائے۔ آخر میں صدر صاحبہ نے حاضرینِ جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ نصیحت کی کہ خلافت کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور حقیقی عبادت گذار اور اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والیاں بنائے۔ آمین۔

ایک اور نظم کے بعد عربی ڈیسک کی انچارج محترمہ ریم ابراہیم صاحبہ نے اپنے احمدیت قبول کرنے کا ایمان افروز واقعہ سنایا۔

پروگرام کے مطابق دوپہر بارہ بجکر بارہ منٹ پر حضور انور ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعروں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ لجنہ کے اس اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد اردو نظم اور فارسی نظم پڑھی گئیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں۔ اور حضرت سیّدہ آپا جان نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔

اس اجلاس کا اختتام دعا سے ہوا جو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کروائی۔ خواتین کے اس اجلاس کی کل حاضری 15,241 تھی۔

اجلاس کے اختتام پر حسبِ دستور لجنہ اور ناصرات کے مختلف گروپس نے عربی، اردو، پنجابی، انگریزی، فرنچ، بنگلہ، سپینش کے علاوہ نائیجیریا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور گھانا کی زبانوں میں ترانے پیش کیے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کچھ وقت کے لئے چھوٹے بچوں کی مارکیوں میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر حضور اقدس کی خدمت میں پھول پیش کیے گئے۔ بعد ازاں حضورِ انور واپس تشریف لے گئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ معزز مہمانان کی ملاقاتیں

جیسا کہ اس سے قبل بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس جلسہ کے موقعہ پر دنیا بھر سے احمدی و دیگر مہمانانِ کرام تشریف لاتے ہیں۔ بعض ممالک سے سرکاری عہدیداران و دیگر سیاسی و سماجی شخصیات پر مشتمل وفود بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض خوش نصیب وفود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں۔ یہ ملاقاتوں کا سلسلہ جلسہ سے پہلے سے لے کر جلسہ کے بعد کئی روز تک جاری رہتا ہے۔ امسال ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کی طرف سے موصولہ اعداد و شمار کے مطابق جن وفود نے جلسہ سالانہ کے تین ایام کے دوران حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

پہلے دن مورخہ 29 راگست کو ہونے والی ملاقاتیں

کینیڈا سے ممبر قومی اسمبلی Mrs. Judy Sgro، ان کے شوہر Mr. Sam Sgro مع محترم لعل خان ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا،

ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو کے منسٹر آف لیگل افیئرز مسٹر پرکاش راما دھر مع محترم ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو،

یوگنڈا کے وزیرِ دفاع C. W. C. B. Kiyonga (MP)، وزیرِ دفاع کے اسسٹنٹ برائے ملٹری لیفٹننٹ کرنل جانسن نِواما نیا (Jonson Niwamanya)، یوگنڈا کے وزیر خارجہ Hon. Asuman Kiyingi مع محترم افضال احمد رؤف صاحب امیر جماعت احمدیہ یوگنڈا اور محترم شعیب نصیرا صاحب نیشنل سیکرٹری امورِ خارجہ جماعت احمدیہ یوگنڈا،

بیلجیم کے شہر Kasterlee کے میئر Mr. Ward Kesses ہمراہ بیگم صاحبہ Mrs. Desmyter Hilde و تین بچے، Mr. Francis Stijnen ہمراہ بیگم صاحبہ Mrs. Myriam Notelteirs مع ڈاکٹر ادریس احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بیلجیم و حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ سلسلہ بیلجیم،

دوسرے دن مورخہ 30 راگست کو ہونے والی ملاقاتیں

سوئٹزر لینڈ سے Main Representative of Al Hakim to UN مسٹر عبدالامیر ھاشوم، پروفیسر فار انٹرنیشنل لاء اینڈ ہیومن رائٹس ویبسٹر یونیورسٹی جنیوا و ممبر آف FICR یونائیٹڈ نیشنز Dr Elodie Tranchez، معروف بزنس مین Mr. Olivier Kaeslin ہمراہ بیگم صاحبہ Mrs. Edith Reddig، پروفیسر نیومرالوجی Mr. Raphael Schenker، معروف بزنس مین Massimiliano Carroccia، نو احمدی Betim Redzepi مع ڈاکٹر عطاء النصیر صاحب و نبیل احمد باسط صاحب مربی سلسلہ، ڈنمارک سے معروف صحافی Mr. Mrutyuanjai Mishra مع زکریا خان صاحب امیر جماعت و مبلغ انچارج ڈنمارک

ہالینڈ سے تشریف لانے والے ایک جج F. W. J. den Ottolander، صوفی موومنٹ سے تعلق رکھنے والے معروف صحافی Nuweira Youskine، پاک یوروپین کرسچین الائنس کے چیئر مین Mr. Sylvester Bhatti ہمراہ بیگم صاحبہ Mrs. Sabinna Joseph

تیسرے دن مورخہ 31 راگست کو ہونے والی ملاقاتیں

سپین سے معروف صحافی Mr. Rafael Castro Avila ہمراہ بیگم صاحبہ Mrs. Maria del Carmen، معروف صحافی Mr Juan Miguel Velasco Ramirez، مصری عرب دوست Mr. Ihab fehmi مع عبدالرزاق صاحب امیر جماعت سپین،

یونان سے ایک مترجم Mr. Panagiotis Tsiolis مع پارٹنر Mrs. Antigoni Lavdaki، انگریزی سے یونانی زبان میں ترجمہ کرنے کی ماہر Mrs. Rigoula Siaplaoura Karagkouni، گرافِک ڈیزائنر Mrs Evangelia Afentouli،

بیلیز کے میئر Mr. Darrell Bradley، معروف صحافی Ms. Maryam Bin Amir Abdul Qawiyy، نَو احمدی Mrs Evan Francis Vernon مع امیر صاحب کینیڈا و نوید احمد منگلا صاحب مبلغ بیلیز،

تنزانیہ سے پرسنل سیکرٹری منسٹر آف ہیلتھ اینڈ سوشل افیئرز Mr. Chales Pallangyo مع محترم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت تنزانیہ،

آئس لینڈ سے Ms. Erla Bolladottir مع منصور ملک صاحب مبلغ سلسلہ آئس لینڈ،

اس کے علاوہ آسٹریا، مراکو، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو، اٹلی اور مسقط عمان سے تعلق رکھنے والے کچھ احمدیوں نے بھی جلسہ کے آخری دن حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

ایم ٹی اے

مسلم ٹیلی وژن احمدیہ نے امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو کے کی کاؤنٹی ہمپشائر میں ہونے والے عالمی نوعیت کے جلسہ سالانہ کو پوری دنیا میں نشر کرنے کی سعادت حاصل کی اور پوری دنیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سے براہِ راست اپنی روحانی پیاس بجھانے کے سامان کرتی رہی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ کے پروگراموں کا theme 'استحکامِ خلافت' عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ جلسہ سے بہت پہلے سے اس مناسبت سے دستاویزی پروگرامز اور پروموز وغیرہ کی تیاری شروع کر دی گئی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایم ٹی اے پر دکھائے جانے والے دستاویزی پروگرامز

جلسہ کے دوران دکھائے جانے والے دستاویزی پروگرامز میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذاتِ بابرکات سے متعلق مختصر تعارفی پروگرامز، 'خلافت کیا ہے؟' (انگریزی)، 'سال بھر کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات (ایک جھلک)' (انگریزی)، 'تاریخ خلافتِ احمدیہ 1908ء تا 1965' (اردو و انگریزی)، 'تاریخ خلافتِ احمدیہ 1965ء تا حال' (اردو و انگریزی)، Khilafat: The Ultimate Foresight (انگریزی)، 'تحریکِ جدید' (انگریزی)، 'حدیث استخلاف' (انگریزی)، ایم ٹی اے: خلیفۂ وقت کی آواز (انگریزی) 'بیعت کیا ہے' (انگریزی) پروگرامز شامل ہیں۔

یہ پروگرامز ایم ٹی اے سٹوڈیوز لندن کے علاوہ دنیا بھر کے مختلف ممالک مثلاً امریکہ، کینیڈا، پاکستان وغیرہ میں قائم شدہ ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے تیار کر کے بھجوائے گئے تھے۔

جلسہ کے دوران براہِ راست پیش کیے جانے والے پروگرامز

جلسہ سالانہ یو کے دوران جلسہ گاہ سے لائیو پیش کیے جانے والے پروگرامز میں 'بلادِ عربیہ'، 'مغربی ممالک

کے فارغ التحصیل مربیان کے ساتھ گفتگو، سال بھر کے دوران دورہ جات و دیگر تقریبات پر گفتگو، 'وسیع مکانک' شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے Promos اور Fillers بھی جلسہ کے دوران ریکارڈ کر کے نشریات میں شامل کیے گئے جن میں بیرونی ممالک سے آنے والے احمدی حضرات اور دیگر غیر از جماعت معززین کے تاثرات شامل نشریات کیے جاتے رہے۔

جیسا کہ قارئین کو معلوم ہے کہ ایم ٹی اے میں کام کرنے والے افراد کی غالب اکثریت رضا کاران پر مشتمل ہے۔ عالمی نوعیت کے جلسہ سالانہ کی لائیو کوریج اور اس کے دوران پروگرامز پیش کرنے کے لئے جن رضا کاران نے ہمہ وقت ڈیوٹیاں دیں ان میں انگلستان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک مثلاً جرمنی، گھانا، امریکہ، کینیڈا اور کبابیر وغیرہ سے آنے والے احمدی شامل ہیں۔

اس کے علاوہ ایم ٹی اے العربیہ کی جانب سے بھی متعدد دستاویزی پروگرامز اور لائیو پروگرامز نشر کیے جاتے رہے۔

انٹرنیٹ پر لائیو سٹریمنگ

ایم ٹی اے کو سیٹیلائٹ کے ذریعہ پوری دنیا میں نشر کرنے کے علاوہ انٹرنیٹ پر لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ بھی جلسہ کی تمام تر کارروائی نشر کی گئی۔ جلسہ کے تینوں دن دنیا بھر میں انٹرنیٹ کے ذریعہ پہلے دن تین لاکھ پچیس ہزار ایک سو چھ کمپیوٹرز، دوسرے دن تین لاکھ آٹھ سو سولہ کمپیوٹرز جبکہ تیسرے دن کی کارروائی تین لاکھ تینتیس ہزار چھ سو چھ کمپیوٹرز پر دیکھی اور سنی گئی۔ الحمد للہ رب العالمین

مہمانوں کے تاثرات

جلسہ سالانہ کے دوران تشریف لانے والے مہمان جماعتِ احمدیہ کو قریب سے دیکھتے ہیں تو اسلام کے بارہ میں ان کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں اور ان میں سے غالب اکثریت اسلام کے بارہ میں اچھا تاثر لے کر واپس جاتی ہے۔ بعض مہمان جلسہ کے دوران یا جلسہ کے بعد مختلف مواقع پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں۔ ان مہمانان کے چنیدہ تاثرات ریکارڈ کے لئے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

امسال بھی مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے معزز مہمانان تشریف لائے اور شاملین جلسہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعض مہمانوں نے جلسہ سالانہ پر پیغامات ارسال کئے جو منتظمین نے پڑھ کر سنائے۔ اور بعض نے جلسہ کے بعد رابطہ کر کے تحریری طور پر اپنے تاثرات سے بھی آگاہ کیا جن میں بعض تاثرات کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 05 ستمبر 2014 میں فرمایا ہے۔ (خطبہ جمعہ کے مکمل متن کیلئے دیکھئے اخبار بدر 16 اکتوبر 2014)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال بہ سال جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

معزز مہمانان کے تاثرات

جن مہمانان نے سہ روزہ جلسہ سالانہ کی کارروائیوں کے دوران اسٹیج پر تشریف لا کر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی سعادت پائی ان میں سے بعض کے خیالات و تاثرات ہدیۂ قارئین ہیں۔

☆...... Stephen Hammond (ممبر آف پارلیمنٹ یو کے):

انہوں نے کہا کہ دنیا گزشتہ سال سے زیادہ مشکل حالات میں گرفتار ہو چکی ہے اس لئے آپ کا یہ جلسہ گزشتہ سالوں سے زیادہ اہمیت کا حامل ہو چکا ہے۔ آپ کی جماعت کا پیغام Love for All, Hatred for None بہت زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے اور اس پیغام کو پوری دنیا کو سننے کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔

☆...... Hon. Judy Sgro MP (ممبر آف پارلیمنٹ York West Ontario کینیڈا):

انہوں نے کہا کہ آج صبح مجھے یہاں بیٹھ کر حضور انور کا جو مستورات سے پیغام تھا سننے کی سعادت ملی اور یہ پیغام ایسا پیغام ہے جو نہ صرف جماعت احمدیہ میں بلکہ سب سے share ہونا چاہئے۔ یہ پیغام جو محبت، باہمی عزت اور باہمی انہام و تفہیم پر مشتمل ہے ایک ایسا پیغام ہے جو دنیا کو سننے کی ضرورت ہے۔ میں جانتی ہوں کہ یہاں 1400 سے زائد رضا کاران ہیں۔ میں ہر ایک کو اُس کام کی مبارک باد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

☆...... Dr. Crispus Kiyonga (وزیر دفاع یوگنڈا اور یوگنڈا کی Bukonjo County West, Dasese District کے ممبر آف پارلیمنٹ):

انہوں نے کہا: قابل صد احترام حضور کا کل جو جلسہ سے خطاب تھا میں نے انہماک سے سنا ہے۔ نیز مجھے عزت مآب سے آفس میں بھی ملاقات کی سعادت ملی۔ آپ کا پیغام روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اُن لوگوں کی مذمت کی جائے جو مذہب کے نام پر قتل کرتے ہیں۔ یہ ایک بہت اہم پیغام ہے اور ہمیں اس پیغام کو اپنے اپنے ملکوں میں اپنے بہنوں اور بھائیوں کو سنانا چاہیے۔

☆...... Hon. Ward Kennes MP (ممبر آف Flemish پارلیمنٹ بیلجیم):

اس وقت جبکہ دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کی وجہ سے اسلام پر ایک تاریک سایہ چھایا ہوا ہے جماعت احمدیہ مسلمہ دنیا کو دعوت دیتی ہے کہ وہ آکر حقیقی اسلام کو دیکھیں۔ مجھے کل کے افتتاحی خطاب نے بہت متاثر کیا ہے اور بعد میں شام کو بھی میں عزت مآب سے ملاقات کر کے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ شدت پسندی کی مذمت کرتے ہیں یعنی ان باتوں کی مذمت جو حقیقی اسلام سے دُور لے جاتی ہیں۔ حقیقی اسلام امن، رواداری اور دوسروں کے مذہب کی عزت کرنا ہے۔ یہ عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد کا پیغام تھا جو آپ نے United States Congress یعنی Capitol Hill میں دیا، دسمبر 2012ء میں European Parliament برسلز، بیلجیم میں بھی دیا اور ان کا یہی پیغام تمام دنیا کے لئے بھی ہے۔ باہمی عزت اور باہمی اتفاق پیدا کرنے کی کوششوں کو اور دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی چیریٹیز کے کام جیسا کہ ہمارے اپنے ملک بیلجیم میں بھی ہو رہے ہیں میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں......

آپ کے عالمگیر لیڈر حضرت مرزا مسرور احمد جو ایک نہایت پُر امن انسان ہیں، کی رہنمائی سے آپ رواداری اور صبر کا نمونہ قائم کر رہے ہیں۔ دوران جلسہ میں بعض دوسرے ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے ملا ہوں اور ہم نے آپس میں اپنے تاثرات اور جماعت احمدیہ کے ساتھ کام کرنے کے عزائم پر بھی بات کی۔ میرے لئے یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ میرے تاثرات وہی ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کے بھی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے کام، آپ کا امن کا پیغام اور آپ کی فلاسفی "Love for All, and Hatred for None" آئندہ بھی بیلجیم میں اور پوری دنیا میں بھی پھیلی گی......

☆...... Mr. Peter Lee (نمائندہ Global Outstanding Chinese 100 Organisation, Singapore):

انہوں نے کہا: آج میں اپنے چیئرمین Mr. Lee Khoon Choy کی نمائندگی میں آیا ہوں یعنی (Global Outstanding Chinese 100) کی آرگنائزیشن کی طرف سے۔ انہوں نے کہا کہ GOC 100 حضور انور کی دنیا میں قیامِ امن کے لئے قابل قدر اور غیر معمولی کاوشوں اور خدمات کے اعتراف میں 'امن کے لیڈر' یعنی حضور انور کی خدمت میں 'امن کی تختی' (The Plaque of Peace) کا تحفہ پیش کر رہی ہے۔ اس تختی پر ڈریگن بنا ہوا ہے۔ یہ ڈریگن لیڈرشپ کی علامت ہے اور حضور بلاشبہ ایک عالمی جماعت کے لیڈر ہیں جو دنیا بھر میں امن اور سلامتی کے قیام کے لیے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ آج کل کی مصیبت زدہ دنیا میں لیڈرشپ اور امن پر چلنے والوں کو پہچانا بہت ضروری ہو چکا ہے۔ آخر پر میں GOC 100 کی جانب سے اور چیئرمین Lee کی جانب سے اس امید کا اظہار کرتا ہوں کہ آپ کا سلسلہ ایک دن امن عالم کے قیام میں کامیاب ہو......

☆...... Hon. Tim Uppal MP (Minister of State for Multiculturalism, Canada and Member of Canadian Parliament for Edmonton-Sherwood Park):

گزشتہ موسم بہار میں کینیڈا کو حضور انور کی میزبانی کی سعادت ملی۔ ہر طبقہ سے اور ہر قسم کی قومیت سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے آپ کا بہت گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ حضور انور ہمارے ملک میں اپنے امن، محبت اور ہم آہنگی کا پیغام پھیلانے آئے تھے۔ جو جماعت احمدیہ کا پیغام ہے۔

انسانیت کے خادم ہونے کے ناطے جماعت احمدیہ کینیڈا بڑی باقاعدگی سے چیریٹی کے کاموں میں حصہ لیتی ہے تاکہ وہ اپنی لوکل کمیونٹی کی خدمت کر سکے۔ کینیڈا کی حکومت جماعت احمدیہ کے پُر امن، محبت اور ہم آہنگی کے پیغام کو کینیڈا اور پوری دنیا میں پھیلانے کی کاوشوں کو سراہتی ہے۔

☆ Mr. Mervyn Thomas (Chief Executive Officer, Christian Solidarity Worldwide):

انہوں نے کہا: میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم مذہبی آزادی اور امن کے فروغ کے لئے آپ کے ساتھ ہیں اور عدم رواداری اور مخالفت کے خلاف ہیں۔ ہم آپ کے ماٹو Love for All, Hatred for None کے ساتھ ہیں۔ آج کل کی سوسائٹی میں یہ ماٹو سب کے لئے ایک حقیقی مثال ہے۔

☆...... Mayor Darell Bradley (Mayor of Belize City, Belize):

انہوں نے کہا: جولائی 2014ء میں Belize میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا۔ جماعت احمدیہ کے نفوذ میں Belize کا ملک 206 نمبر پر رہا...... مجھے اس جلسہ سالانہ پر Belize کے باسیوں کا سلام محترم حضور تک پہنچانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ میں حضور انور کو امن اور رواداری کے زور دار پیغام کی مبارکباد پیش کرتا ہوں...... حضور انور کا پیغام پوری دنیا پر محیط ہے جو گھروں اور دلوں کو ملاتا ہے۔ یہ پیغام جو امن، باہمی اتفاق، برادری اور دوسروں کی خدمت میں زندگی بسر کرنے کا پیغام ہے ملکوں کا سفر کرتے ہوئے براعظموں کو پار کرتے ہوئے، مختلف علاقوں اور مختلف Time Zones سے گزرتے ہوئے 160 ملین سے زائد احمدی مسلمانوں کو ملاتا ہے۔

میں حضور انور کو اور جماعت احمدیہ کو ان کے Charity سے تعلق رکھنے والے کاموں کی بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ نے ہسپتال، مکان اور مساجد بنائیں اور کھانا، پانی، بجلی مہیا کی۔ اور مصیبت زدہ علاقوں میں اپنی خدمات پیش کیں۔ Katrina سے Haiti تک Haiti سے Syria تک تمام انسانوں کو بلا تفریق رنگ و نسل اور بلا تفریق مذہب کے امداد پہنچائیں تاکہ تکالیف دور ہوں، اور اس کے ذریعہ ایک عزت اور وقار کا معیار قائم کیا ہے۔ آپ پر ظلم اور مخالفت کی جو ہوا چلی ہوئی ہے میں اُس کی مذمت میں آپ کے ساتھ ہوں۔ اور میں آپ کی تعریف کرتا ہوں کہ آپ کا جواب ہمیشہ پُر امن ہوتا ہے، صبر و تحمل، محبت اور معاف کرنا ہوتا ہے۔ آپ کا نمونہ دنیا کے لئے ایک نور ہے۔ اور آج میں آپ کے ساتھ ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ Belize میں جماعت احمدیہ مسلمہ کے ساتھ کام کروں گا تاکہ آپ کا امن، یکجہتی اور خدمت کا پیغام آگے بڑھے......

☆...... Professor Mustapha Alajbegovic (Director of Arabic Center, Zagreb, Croatia):

انہوں نے کہا: باسیانِ Croatia کی طرف سے میں امن کا پیغام اور نیک خواہشات کے کلمات آپ تک پہنچاتا ہوں۔ میرا جماعت احمدیہ سے تعارف چند ماہ قبل ہوا ہے۔ آغاز سے ہی پورے Croatia میں احمدیت کا پیغام مختلف ذرائع سے پھیل رہا ہے۔ انسانی خدمت Humanity First کے ذریعہ ہو رہی ہے، اور Croatia کے سیلاب زدگان کو مکمل مدد بہم پہنچائی۔ اس بات کو میڈیا اور Croatia کے لوگوں نے بہت سراہا ہے۔

مذہب کے لحاظ سے میرے جماعت کے عقائد سے بہت سے اختلافات ہیں لیکن میں بہت سی باتوں میں

اُن سے اتفاق بھی کرتا ہوں۔ مثلاً خدمت انسانیت، دوسروں کے مذہب کی عزت کرنا، رواداری وغیرہ۔ جماعت احمدیہ کی کسی تقریب میں شامل ہونے کا میرا یہ پہلا تجربہ ہے۔میں نے اِسے نہایت منظم پایا ہے۔ جو ڈیوٹیوں پر مامور ہیں وہ مہمانوں کا بہت خیال رکھ رہے ہیں اور پیار اور عقیدت کا اظہار ان سب سے ظاہر ہو رہا ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر میں نے لوگوں کو پیار اور امن سے پُر پایا ہے۔

☆ Hon. Prakash Ramadhar MP(Minister of Legal Affairs, Trinidad & Tobago.):

انہوں نے کہا: میں ایک بات کا لازماً اظہار کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ Trinidadمیں جماعت احمدیہ پورے Trinidad & Tobago کی دوست ہے......۔ مَیں Trinidad &Tobago کی جماعت کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ ہم سب کے لئے ایک نمونہ ہیں۔انہوں نے واضح طور پر پیار، احسان مندی اور Trinidadمیں ہماری بہنوں اور بھائیوں سے لگاؤ کا ماحول پیدا کیا ہوا ہے۔ یہاں آ کر اور آپ کے حُسن انتظام کو دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے۔ بالخصوص اُس لگاؤ سے جو نوجوانوں سے رونما ہو رہا ہے اور جو بھائی چارہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ میں کل حضور انور سے ملا ہوں۔ اس ملاقات سے میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ دنیا کا مستقبل ان افعال سے وابستہ ہے جو ہم آج کر رہے ہیں۔ اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے اور پھر بچوں کے بچے امن وامان میں رہیں تو ہمیں آج ہی امن وامان پیدا کرنا ہوگا۔ اس جلسہ سے اور اس نمونہ سے جو آپ دکھا رہے ہیں یہ دنیا ایک بہتر جگہ بن سکتی ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ محبت سب سے کی جائے اور نفرت کسی سے نہیں۔ اور اس کے ذریعہ سے آئندہ ہمارے بچے امن میں ہوں گے۔ اگر ہم حقیقی اسلام کو تلاش کرنے کی ذمہ داری نہیں اٹھائیں گے اور اُن واقعات کو ہونے دیں گے جو آج کل خبروں میں دکھائے جا رہے ہیں تو اسلام کے اصل نور اور اصل سچائی لوگوں سے مخفی رہے گی۔ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے، یہ خدمت انسانیت کا مذہب ہے، لگن کا مذہب ہے۔ اب دنیا کو آپ کی پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے.......۔

☆...... Rtd. Major Albert Don-Chebie(Director General, Ghana National TV۔گھانا نیشنل ٹیلی ویژن حکومتی Broadcaster ہے جو ملک بھر میں 10 چینلز چلا رہا ہے):

انہوں نے کہا: مَیں گھانا اور گھانا کی Broadcasting Cooperation کی طرف سے آپ کو سلام پیش کرتا ہوں۔ چند ماہ قبل گھانا کی Broadcasting Cooperationاور MTAنے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جو دونوں فریقوں کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ اس دوستی میں بہت بڑی قابلیت ہے اور اس سے GBCاور MTA کا تعاون مزید بڑھے گا۔ عزت مآب ! مَیں اس موقع پر جماعت احمدیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس جماعت کی خوبصورتی، پیار اور امن دکھایا گیا ہے۔ میں آپ کی معاشرتی ترقی، خدمت انسانیت اور گھانا میں باہمی امن وامان قائم کرنے کے کاموں میں شرکت سے آگاہی حاصل کر چکا ہوں۔ گزشتہ تین سالوں سے میں نے باہمی پیار، انسانوں سے احسان مندی اور خدمت انسانیت کے مظہر دیکھے ہیں۔ آخر پر میں عزت مآب کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ گھانا Broadcasting Cooperationاپنی خدمات کو آپ کے ساتھ آگے بڑھاتی رہے گی تاکہ جماعت احمدیہ کا محبت بھرا پیغام اور آپ کے نیک کام گھانا کے لوگوں تک پہنچیں......

☆...... Boniface Ntwa Boshie Wa(اسپیکر صوبائی اسمبلی باندوندو، کانگو کنشاسا):

......السلام علیکم۔ جلسہ سالانہ کے اس سٹیج پر سے آپ سے مخاطب ہونا میرے لئے بڑے اعزاز اور انتہائی خوشی کی بات ہے۔ سب سے پہلے تمام حمد وثنا اس خدا کے لئے جو مالک یوم الدین ہے، جس نے اس عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ممکن بنایا ہے۔

میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں جو ہر سال اس عالمگیر اجتماع، جو کسی تعارف کا محتاج نہیں، کامیابی سے انعقاد کراتے ہیں۔

دراصل اسلام کے بارے میں میرا جو تصور تھا وہ مجھے مسلمانوں کے قریب ہونے اور مسلمانوں کی کتاب کو چھونے تک کی بھی اجازت نہ دیتا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اسلام میں داخل ہونے والا ہر شخص جادوگر بن جاتا ہے۔

میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی قیادت میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ حضور انور نے اپنی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace میں اور اس جلسہ سالانہ کی تمام تقاریر میں، وہ سب کچھ باآواز بلند کہہ دیا ہے جس کو کہنے کے لئے دوسرے اپنی آواز آہستہ کر لیتے ہیں یا خاموش رہنے میں ہی عافیت جانتے ہیں۔ ہاں! یہ بھی حقیقت ہے کہ جو لوگ کلمۂ حق بلند کرتے ہیں ان کو اہل دنیا کی طرف سے کبھی پھولوں کے ہار نہیں پہنائے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ بھی دنیا کے بعض حصوں میں ظلم و بربریت کا شکار ہے تازہ ترین واقعہ گوجرانوالہ پاکستان کا ہے جہاں کئی معصوم اپنی جان سے مارے گئے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس جماعت کو روح القدس سے بھر دے تاکہ جماعت کے لوگ اور ذمہ دار افراد مخالفت سے گھبرا کر کبھی حوصلہ نہ ہار دیں۔ بلکہ اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر ایک تک یہ خوبصورت پیغام پہنچا دیں۔

مَیں نے اس جلسہ میں حیران کن امر یہ دیکھا کہ دس سال سے بھی کم عمر کے بچے بھی مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے۔ حالانکہ یہ عمر خود غرضی کی ہوتی ہے۔ کونگو میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جو پراجیکٹس ہوئے ہیں اور جو ہو رہے ہیں ان سب کے لئے میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آج میں جماعت احمدیہ کو ایک عمدہ نمونہ خیال کرتا ہوں۔ ایسا نمونہ جس کی ہر قوم کو تقلید کرنی چاہئے تاکہ دنیا میں امن قائم ہو اور زندگی خوشحال ہو جائے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

معزز مہمانان کے موصول شدہ پیغامات

☆...... Hon. Judy Sgro MP(ممبر آف پارلیمنٹ York West Ontario کینیڈا) نے کینیڈا کے Republican Party کے لیڈر جناب Justin Trudeau کا درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا:

Republican party of Canada’ کے لیڈر کی حیثیت سے مَیں آپ سب کو نہایت خوشی کے ساتھ 48ویں جلسہ سالانہ یوکے بمقام Hampshireمیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ جب سے جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا ہے جماعت احمدیہ عالمگیر کی مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی جماعتیں اس کے ذریعہ سے باہمی تعلقات میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہیں یعنی مختلف ممالک سے وفود کی آمد سے یہ مضبوطی واقع ہو رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کے ذریعہ سے شاملین کی روحانی اور علمی ترقی بھی ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا نے ہمارے ملک میں بہتری کے لئے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ہم نے اب ایک Ahmadiyya Friendship Groupبنایا ہے جو ہر سیاسی پارٹی سے تعلق رکھنے والے کا ایک مجموعی گروپ ہے۔ تمام مختلف پارٹیز اس طرح اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ اس بات کی یقین دہانی کرا سکیں کہ جماعت احمدیہ کا کینیڈا میں ایک منفرد پیغام ہے۔‘

☆...... RT. Hon. David Cameron(وزیرِ اعظم برطانیہ) کا پیغام لارڈ طارق احمد نے پڑھ کر سنایا:

’سب شاملین جلسہ سے مَیں اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ میرے علم میں ہے کہ صرف یوکے میں بسنے والے احمدی مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے ہر احمدی مسلمان کے لئے یہ جلسہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے مَیں آپ سب کی تعظیم کرتا ہوں کہ آپ سب نہایت پُرامن طریق اختیار کرتے ہوئے یہاں تشدد کی مذمت اور امن وسلامتی کی دعائیں کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے جماعت احمدیہ یوکے کو 125 سالہ جشن منانے پر امام جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد کا تحفہ بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت جماعت نے اتحاد، ہم آہنگی اور امن کی خاطر مختلف مذاہب کے لوگوں کو اکٹھے کرنے کے لئے انتھک محنت کی۔ چنانچہ اس اہم موقع پر مَیں اپنی حکومت کی طرف سے نیک خواہشات پہنچاتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ کا یہ جلسہ ایک پُرلطف اور پُرامن جلسہ ہو۔‘

☆...... Ernest Bai Koroma(صدر مملکت سیرالیون) کا پیغام مکرم جمال الدین صاحب (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سیرالیون) نے پڑھ کر سنایا:

’......عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر کو اور دنیا بھر کے احمدیوں کو 48ویں جلسہ سالانہ یوکے کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تقریب کو برکت دے۔ عزت مآب! میں آپ کو اور آپ کی جماعت کو یہ معلومات پہنچانا چاہتا ہوں کہ میری حکومت اور سیرالیون کی رعایا آپ کے کردار کو سمجھتی اور تسلیم کرتی ہے جو جماعت احمدیہ سیرالیون تعلیمی میدان میں، میڈیکل کے میدان میں، امن کے فروغ اور خدمت انسانیت کے میدان میں نیز Solar energy کا سیرالیون کے مختلف علاقوں میں پہنچانے میں کام کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایمان امن کے لئے کام کرنا ہے۔ اور جماعت نے ہر شکوک وشبہات مٹاتے ہوئے ثابت کیا ہے وہ ایک امن پسند مسلم جماعت ہے جو انسانیت کے اتحاد کے لئے میرے ملک میں کام کر رہی ہے۔

عزت مآب! ہم آپ سے Ebolaوائرس کے خاتمہ کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتے ہیں خاص طور پر اِن سہ روزہ اعلیٰ روحانی جلسہ کے دوران۔ اس وائرس سے کئی سو لوگ مغربی افریقہ کے subریجن میں زندگی ہار چکے ہیں بشمول سیرالیون۔ میں آپ کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ حکومتِ سیرالیون مسلسل جماعت احمدیہ سیرالیون کی مدد کرتی رہے گی اور دعا گو ہوں کہ آپ کا یہ جلسہ بہت کامیاب ہو۔ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کی کوششوں کو برکت دیتا چلا جائے۔‘

مزید تاثرات

☆......ایک انٹرویو میں His Excellency Ambassador Rudolf von Ballmoos (HIGH COMMISSIONER OF LIBERIA)نے کہا:

’......ایک بات جس پر مجھے یقین ہے وہ یہ ہے کہ مذہب کی کوئی حدود نہیں۔ ایک بات واضح ہے کہ ہم ایک خدا کی پرستش کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں جماعت احمدیہ تمام مذاہب کے بارہ میں فکرمندی کا اظہار کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کسی کو چُن کر اپنی جماعت میں داخل نہیں کرتی بلکہ تمام ادیان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بلاامتیاز جماعت میں داخل ہونے دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ امن پسند ہے بلاتفریق رنگ ونسل کے خدمت خلق کر رہے ہیں۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے اور میں یہ شعور ان میں دیکھتا ہوں کہ وہ اتحاد چاہتے ہیں۔‘

☆...... ایک انٹرویو میں Dr. Rami Ranger MBE, FRSA (Member Committee for Overseas Chamber of Commerce, President UK, India, Pakistan chamber of commerce)نے کہا:

......میں یہاں چوتھی یا پانچویں مرتبہ آیا ہوں۔ جلسہ سالانہ بہت منظم طریق پر منعقد کیا جاتا ہے اور آپ کی جماعت بہت پُرامن ہے اور بہت اچھا کام کر رہی ہے یہ انسانیت کا مستقبل ہے۔ اور اصل بات یہی ہے کہ ایسا کام کیا جائے جس سے مختلف علاقوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ 17 اکتوبر 2014)

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر::7093 میں Safarullah-H ولد حبیب اللہ ایچ قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 12 اگست 1994ء پیدائشی احمدی ساکن ایڈاتھرا ڈاکخانہ پالکلڑ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 اپریل 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر احمد　　العبد: Safarulah-H　　گواہ: لیاقت علی وی ایم

مسل نمبر:7094 میں جمیلہ بیگم زوجہ سوبیر حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 15 اپریل 1977 ساکن گلی نمبر 4 اتم نگر، نزدیک چارا منڈی، لوہارو روڈ۔ بھوانی ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 مئی 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک گلے کا ہار سونے کا دو تولے قیمت 60000 روپے کان کے بالے آدھ تولہ قیمت 15000 روپے۔ ایک جوڑی پائل چاندی 50 گرام قیمت 2000 روپے۔ گلے کی مالا چاندی 50 گرام قیمت 2000 روپے۔ میزان 79000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سوبیر حسین　　الامۃ: جمیلہ بیگم　　گواہ: سنیل خان معلم

مسل نمبر:7095 میں زیبا یاسمین زوجہ سید محمد فضل احمد قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 نومبر 2008ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات سونا 15 گرام قیمت 25000 روپے۔ زیورات چاندی 200 گرام قیمت 4000 روپے۔ میزان 29000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ندیم انوار　　الامۃ: زیبا یاسمین　　گواہ: مبین اختر

مسل نمبر:7096 میں مہ جبیں ترنم زوجہ محمد مصور عالم قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن ساکن پورنیہ، بس اسٹینڈ کے پاس۔ صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولوی عبدالحی　　الامۃ: مہ جبین ترنم　　گواہ: محمد حبیب احمد

مسل نمبر:7097 میں شاہدہ شائق زوجہ سید شائق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن حمید منزل جبار چک تاتار پور روڈ بھاگلپور، صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جون 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کان کی بالیاں، ہاتھ کی چوڑیاں، ناک کا کوکا، گلے کا ہار کل 60 گرام 24 کیرٹ۔ خاکسار کے نام دو عدد پلاٹ ساڑھے چار کٹھا واقع خانپور ملکی بہار ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحی　　الامۃ: شاہدہ شائق　　گواہ: مولوی ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر:7098 میں محمد فضل الرحمن خان ولد اسد اللہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 16 جنوری 1987 پیدائشی احمدی ساکن شنکر پور ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جولائی 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد احمدی　　العبد: محمد فضل الرحمن خان　　گواہ: افتخار احمد احمدی

مسل نمبر:7099 میں مدبر احمد ولد ظفر احمد قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن #76, Alfred Street Rechimond Town Bangalore صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید شارق مجید　　العبد: مدبر احمد　　گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی

مسل نمبر:7100 میں مرسلہ بیگم زوجہ عبد الرشید بٹ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کانوں کی بالیاں قیمت خرید 6000 روپے 22 کیرٹ نقد موجود ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین　　الامۃ: مرسلہ بیگم　　گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر:7101 میں سمیر احمد فضل ولد مبشر احمد فضل قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن حال کویت مستقل پتہ نزدیک ایم ایم سکول، پگی باؤلی۔ ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 اگست 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 380 مربع فٹ زمین اس میں دو منزلہ گھر ہے جو ہماری موروثی جائیداد ہے اس میں خاکسار کی والدہ اور تین بہنیں اور ایک بھائی شریک ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار kd250 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فریاد کے پی　　العبد: سمیر احمد فضل　　گواہ: منور احمد کے ایس

مسل نمبر:7102 میں حسینہ بنت المہدی زوجہ محمد تقی الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن 11-5-148/1,RedHills حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونا 22 کیرٹ 390.010 گرام۔ 18 کیرٹ کا 60.362 گرام۔ ڈائمنڈ 15.93 کیرٹ۔ Emerald16.40gm, Pearl 0.500gm۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 50 کے ڈی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زید محمد عارف　　الامۃ: حسینہ بنت المہدی　　گواہ: محمد تقی الدین

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 دسمبر 2013ء کو نماز ظہر و عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ شفق احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب۔ ہنسلو) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

24/دسمبر 2013 کو بعارضہ کینسر طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے شادی کے بعد سسرال کے افراد سے متاثر ہو کر بیعت کی خواہش کا اظہار کیا اور 2006ء میں باقاعدہ بیعت کی توفیق پائی۔ آپ لجنہ اماء اللہ کے ہر پروگرام میں بہت شوق سے حصہ لیتی تھیں اور مختلف ڈیوٹیاں بھی بجالاتی رہیں۔ بیماری کے دوران جلسہ سالانہ میں شمولیت کی تڑپ کا اظہار کرتی تھیں۔ آپ کے میاں کا تعلق حضرت عبد اللہ سنوری صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے ہے۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب (انچارج جائیداد تعمیرات مرکزی و نائب امیر یوکے) کی عزیزہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ ثمینہ شکور صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد الشکور صاحب ۔کلیولینڈ، اوہایو۔ امریکہ) 18/دسمبر 2013ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ محترم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب (معالج حضرت مصلح موعودؓ) کی بیٹی تھیں۔ 1935ء میں قادیان میں پیدا ہوئیں۔ پارٹیشن کے بعد ان کا خاندان ربوہ آ گیا۔ 1966ء میں ان کی شادی مکرم عبد الشکور صاحب کے ساتھ ہوئی۔ آپ کا نکاح خلافت ثانیہ کے دور میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے پڑھایا اور رخصتی جولائی 1966ء میں خلافت ثالثہ کے دور میں ہوئی اور اس موقعہ پر دعا حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے کروائی۔ آپ میرپور خاص، کراچی اور اوہایو (امریکہ) میں لجنہ کے مختلف عہدوں پر فائز رہیں۔ آپ نے عربی میں ماسٹرز کیا ہوا تھا۔ بہت نیک، تہجد گزار، ہمدرد، سادہ مزاج، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ قرآن کریم اور مذہب کا گہرا علم اور فہم رکھتی تھیں۔ آپ کو مختلف مذہبی موضوعات پر مضامین لکھنے کی بھی عادت تھی۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ نہایت محبت وعقیدت کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم صالح محمد منگلا صاحب۔ (پیس ویلج ۔کینیڈا) 2 دسمبر 2013ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو چک منگلا کے بچوں میں سے سب سے پہلے جماعت میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کو پاکستان، امریکہ اور کینیڈا کی کئی جماعتوں کی مساجد اور پراپرٹیز میں رضا کارانہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نیک، ایماندار، شکر گزار، ہنس مکھ، غریب پرور، مختلف تحریکات اور مالی قربانی کے میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم نوید احمد صاحب منگلا مربی سلسلہ کینیڈا کے والد تھے۔

(3) مکرم چوہدری غلام سرور ہنجرا صاحب (ناربری ۔یوکے) 16/اکتوبر 2013 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کو گمبٹ ضلع خیرپور میں لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، خوش الحانی سے تلاوت کرنے والے اور اچھے اخلاق کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم مشتاق احمد صاحب سندھو (ابن مکرم میاں مراد علی صاحب مرحوم ۔جرمنی) یکم دسمبر 2013 کو مختصر علالت کے بعد 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 1990ء میں جرمنی آئے تھے۔ بہت ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی اور بچوں کو بھی خلافت سے دلی وابستگی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ ہائیڈل برگ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے عزیزم ارسلان احمد سندھو جامعہ احمدیہ جرمنی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کے باقی بچے بھی جرمنی میں کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرم ملک محمد یار مجوکہ صاحب (کینیڈا) 10/اگست 2013ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ گزشتہ 25 سال سے کینیڈا میں مقیم تھے۔ خدمت خلق کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ کینیڈا میں نئے آنے والے احباب کی خدمت اور راہنمائی کے لئے بہت قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ نمازوں کے پابند، جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد سے بہت محبت رکھتے تھے اور سلسلہ کے بزرگوں کا بہت احترام کرتے تھے۔

(6) مکرمہ پروین رفیع صاحبہ (اہلیہ مکرم رفیع احمد صاحب۔ کیلگری۔ کینیڈا) 30/ دسمبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کو قرآن کریم سے بے حد محبت تھی۔ بہت سے بچوں کو فون کے ذریعہ قرآن کریم پڑھایا۔ خلافت سے بہت محبت اور وفا کا تعلق رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

☆☆

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 دسمبر 2013ء کو نماز ظہر و عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم خواجہ نورالدین صاحب (آف بانڈی پورہ کشمیر۔ حال لوٹن۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ 26 دسمبر 2013ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ نے سکردو اور راولپنڈی قیام کے دوران اپنا گھر نماز سنٹر کے طور پر پیش کیا ہوا تھا۔ آپ بہت نیک، شریف الطبع، ہمدرد، خدمت اور قربانی کا جذبہ رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم محمد مومن خان صاحب (ابن مکرم صوبیدار محمد افضل خان صاحب مرحوم۔ جرمنی) 28/نومبر 2013ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 1988ء میں جرمنی آنے کے بعد Blumenthal اور Bremen دو جماعتوں میں صدر کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے تقریباً 20 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ایک فعال داعی الی اللہ تھے اور تبلیغی سرگرمیوں میں بڑی گرم جوشی سے حصہ لیتے تھے۔ بہت نیک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ماسٹر محمد افضل باجوہ صاحب۔ چونڈہ) 19/دسمبر 2013ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ اپنی اولاد اور ان کے بچوں کو ہمیشہ نظام جماعت اور خلافت سے منسلک رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق کی تعریف غیر از جماعت خواتین بھی کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بھتیجے مربی سلسلہ اور تین بھتیجے معلم کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کا ایک پوتا جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔

(3) مکرم میاں غلام احمد صاحب (ابن مکرم میاں راجے خان صاحب۔ آف وزیر آباد۔ حال امریکہ) 16/دسمبر 2013ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے امیر ضلع گوجرانوالہ اور امیر وزیر آباد کے علاوہ پاکستان میں لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء کے فسادات میں آپ کا کافی مالی نقصان ہوا لیکن آپ نے بڑے صبر اور شکر کے ساتھ اسے برداشت کیا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، اطاعت گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عشق کی حد تک پیار تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 جنوری 2014ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم ابوبکر عثمان صاحب (ابن مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب آف کینیا) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم ابوبکر عثمان صاحب (ابن مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب آف کینیا) مؤرخہ 18 جنوری 2014 کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کے والد مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب آف کینیا میمن فیملی کے پہلے شخص تھے جنہوں نے افریقہ میں احمدیت قبول کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے انہیں سیٹھ کا خطاب دیا۔ ان کی فیملی ایسٹ افریقہ میں جماعت کے لئے قربانی کرنے والوں میں صف اول میں شمار ہوتی تھی۔ آپ 1967ء میں یوکے شفٹ ہو گئے اور برٹش ریل میں ریٹائرمنٹ تک بطور انجینئر کام کرتے رہے۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے، تین بیٹیاں، بارہ پوتے پوتیاں اور 7 پڑپوتے اور پڑپوتیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر و افسر جلسہ سالانہ (یوکے) کے ماموں اور مکرم نعمان راجہ صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم (یوکے) کے نانا تھے۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ حلیمہ نصیر صاحبہ (اہلیہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ۔ ربوہ) مورخہ 30 دسمبر 2013ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ایک واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے مشکلات کے باوجود تمام عرصہ نہایت بشاشت سے گزارا۔ اپنے شوہر کے ہمراہ انڈونیشیا، یوگنڈا، بنگلہ دیش اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں خدمت دین کی توفیق پائی۔ اکثر دوروں میں جماعت کے کاموں میں ان کی معاونت کرتی رہیں۔ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی نئے سال کا اعلان ہوتے ہی خوش دلی سے کر دیتی تھیں۔ اپنا زیور بھی مختلف تحریکات میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔ نہایت سادہ اور حلیم طبع تھیں۔ خلافت سے محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں واقف زندگی شوہر کے علاوہ 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ (جاری)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

تلواریں ہوں بلکہ ہماری فوج وہ ہے جس نے دلائل سے دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہے۔ ہماری تلواریں اور ہماری بندوقیں وہ دلائل ہیں جو احمدیت کی صداقت کے متعلق ہماری طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہماری بندوقیں اور ہماری تلواریں وہ دعائیں ہیں جو ترقی احمدیت کے متعلق ہم ہروقت مانگتے رہتے ہیں اور ہماری بندوقیں اور ہماری تلواریں وہ اخلاق فاضلہ ہیں جو ہم سے صادر ہوتے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ مارچ 1939ء مطبوعہ الفضل 17/ اپریل 1939ء)

معترض نے شعبہ خدمت خلق کے متعلق سراسر کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے لکھا:

''خدمت خلق کا مفہوم یہ ہے کہ غیر قادیانیوں کے ساتھ اس عنوان سے رابطہ قائم کر کے انہیں کچھ خاص حکمت عملی کے ذریعہ قادیانی بنایا جائے۔''

(منصف 14۔1۔24)

قارئین کرام! جماعت احمدیہ کے قیام کی ایک اہم غرض بنی نوع انسان کی خدمت بھی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے والدۂ مہربان اپنے بچوں سے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر۔''

(اربعین صفحہ 3 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 344)

گویا جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنی نوع انسان کی ہمدردی کی گھٹی دی۔ اس اعتبار سے یہ اصول جماعت کے تمام کاموں میں کار فرما نظر آتا ہے۔ اسی وجہ سے خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں بھی اسے بنیادی اور کلیدی حیثیت دی گئی ہے۔ اس شعبے کے تحت دنیا بھر میں بلاتفریق مذہب و ملت بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی سے سرشار احمدیہ مسلم جماعت اور اس کی ذیلی تنظیمات ہر قسم کی بے لوث خدمات بجالا رہی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

''واضح رہے کہ خدمت خلق سے میری مراد محض احمدیوں یا مسلمانوں کی خدمت نہیں بلکہ بلا امتیاز مذہب و ملت خدا کی ساری ہی مخلوق کی خدمت مراد ہے حتی کہ اگر دشمن بھی مصیبت میں ہو تو اس کی بھی مدد کرو۔ یہ ہے خدمت خلق کا صحیح جذبہ۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ اکتوبر 1952ء مطبوعہ الفضل یکم نومبر 1952ء)

ذیل میں اس شعبے کے کاموں کا مختصر خاکہ پیش کیا جارہا ہے جو مجلس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں درج ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

1۔ پڑوسیوں کو سودا سلف لاکر دینا اور تکلیف رسیدہ و بیمار افراد کی تکالیف کے ازالہ کے لئے کوشش کرنا۔

2۔ بھٹکے لوگوں کو راستہ بتانا، اندھوں اور معذوروں کی مدد کرنا، راستہ میں پڑی تکلیف دہ اشیا مثلاً پھلوں کے چھلکے کانٹے وغیرہ اٹھانا، بوڑھوں اور کمزوروں کے سامان کو اُٹھا کر منزل مقصود تک پہنچانا۔

3۔ بیماروں کی عیادت کرنا، مریضوں کو خون دینے کے لئے تیار رہنا، اگر ممکن ہو سکے تو ان کے علاج کے لئے ڈاکٹروں، ہسپتالوں وغیرہ سے امداد حاصل کرنا۔ حضور انور کے ہومیو پیتھی نسخہ جات سے بہت حد تک استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ ہر مجلس حسب حالات اپنے ہاں طاہر ہومیو پیتھی ڈسپینسری قائم کرے۔ ہر مجلس اپنے خدام کے بلڈ گروپ کا ریکارڈ تیار کرے۔ (تاکہ عندالضرورت مریضوں کی امداد کی جاسکے۔ ناقل)

4۔ مجلس کے انتظام کے تحت خوشی کے مواقع مثلاً عید وغیرہ پر غریبوں کو اپنی خوشی میں شامل کرنا اور قیدیوں، مزدوروں وغیرہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنا مثلاً بھوکوں کو کھانا کھلانا، موسمی ضروریات کے مطابق کپڑے مہیا کرنا، یتامیٰ اور مساکین کی خبر گیری کرنا اور ضرورتمند یتامیٰ و مساکین کے کوائف اکٹھے کر کے ان کی فہرست جماعتی توسط سے مرکزی دفتر کو بھجوانا، ضرورت مند طلبا کو کتابیں مہیا کرنا۔ اس غرض کے لیے بڑی مجالس بک بینک قائم کریں۔

5۔ خدام کو اپنی آنکھیں وغیرہ ڈونیٹ کرنے کی تحریک کی جائے۔

6۔ موسم گرما میں ٹھنڈا پانی پلانے کا انتظام کریں۔

7۔ ضرورت مند گھرانوں پر خاموشی سے نظر رکھ کر اپنے وسائل کے مطابق حکمت سے ان کی ہر ممکن مدد کرنا۔

8۔ شادی کے انتظامات میں مدد کرنا۔

9۔ تجہیز و تکفین کے انتظامات میں مدد کرنا۔

10۔ سیلاب یا ایسی ہی اور ناگہانی آفات کے موقع پر خدمات پیش کرنا۔ (اس میں جماعتی فلاحی ادارہ ہیومینٹی فرسٹ بھی گرانقدر خدمات بجالا رہا ہے۔ ناقل)

11۔ انسداد بیکاری کے لئے اجتماعی کوشش کرنا۔

12۔ زونل و مقامی سطح پر حسب حالات فری میڈیکل کیمپ کا قیام۔

13۔ ہر مجلس میں بلڈ ڈونرز کی ٹیم بنائی جائے۔ گورنمنٹ ہسپتال میں جہاں بلڈ بنک کا قیام ہے وہاں ''خدام الاحمدیہ خدمت خلق'' کے نام سے ہر مجلس اپنا نام رجسٹر کروائے۔

14۔ مجلس میں موجود ڈاکٹروں کی تفصیل مع فون نمبر و ڈگری مرکز کو ارسال کی جائے۔''

(لائحہ عمل مجلس خدام الاحمدیہ بھارت صفحہ 37 تا 39)

یہ تو ایک مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے ورنہ مجلس خدام الاحمدیہ کے رفاہی اور خدمت خلق کے کام اس قدر وسعت اختیار کر چکے ہیں کہ جن کا احاطہ کرنا اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں۔ دنیا بھر میں خدام الاحمدیہ کے نوجوان اپنی تنظیمی صلاحیتوں اور رفاہی کاموں کی وجہ سے اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔

اب ان حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے قارئین خود اندازہ لگائیں کہ معترض نے کس قدر کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

سکا۔فرمایا کہ جو بالکل دنیا کے ہی بندے اور غلام ہو جاتے ہیں گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پالیتا ہے۔دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں یہ وہ گروہ ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے

اور جیسا کہ شروع میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس میں نے پیش کیا تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے سے بیعت کا مقصد پورا ہوتا ہے اور اس کا فہم حاصل کرنے کے لئے دنیاوی کاموں کے ساتھ دینی علم کا حاصل کرنا اور پھر اس کو اپنے پر لاگو کرنا بھی ضروری ہے۔ بظاہر ایک اعلیٰ مقصد کے لئے مسجد میں جاتے ہیں لیکن باطن میں اس کے پیچھے دنیاوی ادنیٰ مقاصد ہوتے ہیں۔ پس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے سوچ کو بھی اعلیٰ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور قربانی ذاتی مفاد کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتی ہے۔پس یہ مساجد کی آبادی اگر اعلیٰ مقصد کو پیش نظر رکھ کر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ انسانیت کے حق قائم کئے جائیں دین کی اشاعت اور اسلام کا قیام ہو تو سب بے فائدہ ہے۔ اسلام کا خوبصورت پیغام دنیا کو پہنچانے کی ذمہ داری ہمارے سپرد کی گئی ہے۔اسے ہم نے ادا کرنا ہے۔ قرآن کریم کی مختلف زبانوں کی اشاعت ترجمہ ہمارے ذمہ کیا گیا ہے اس کا حق ہم نے ادا کرنا ہے۔ مساجد کی تعمیر ہم نے ہر جگہ کرنی ہے تا کہ حقیقی عبادت گزار ہم بنانے والے بن سکیں تو اس کا حق ادا کرنے کے لئے دنیا کے ہر ملک میں ہم نے منصوبہ بندی کرنی ہے۔انسانیت کی قدروں کو ہم نے اعلیٰ ترین نمونوں پر قائم کرنا ہے۔اگر یہ سب کچھ ہم دنیا کمانے کے ساتھ کر رہے ہیں تو دنیا کمانا بھی ہمارا دین ہے۔اگر یہ نہیں تو ہمارے جائز کام بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں نا جائز ہیں۔

جنگ احد میں جب یہ مشہور ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں تو اس وقت ایک صحابی جو کئی دن سے فاقے سے تھے جنگ لڑ کے ہٹے تھے فتح کی حالت پیدا ہو چکی تھی اس وقت۔ان کے پاس کچھ سوکھی کھجوریں تھیں وہ سوکھی کھجوریں کھا رہے تھے۔ یہ اس وقت ان کا کھانا تھا جب یہ بات انہوں نے سنی۔ یہ اطلاع ان کو پہنچی تو فوراً انہوں نے کھجوریں پھینک دیں اور جنگ میں فوراً کود پڑے اور جا کر شہید ہو گئے۔اس وقت انہوں نے اپنے پیٹ کی اور بھوک کی فکر نہیں کی بلکہ ان کھجوروں کا کھانا بھی گناہ سمجھا کیونکہ اس وقت دین یہ تقاضا کر رہا تھا کہ کھجوریں کھانا گناہ ہے۔پس جو کام دین کے راستے میں روک ہے وہ خواہ کتنا ہی اعلیٰ اور عمدہ کیوں نہ ہو نا جائز ہے اور جو دین کے راستے میں روک نہیں وہ خواہ کتنا ہی آرام و آسائش والا ہو وہ برا نہیں وہ جائز بن جاتا ہے۔پس ہمیں وہ روح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمارے دلوں کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار مسجد میں بیٹھے تھے۔لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔اسی اثناء میں تین آدمی سامنے آئے۔ دو آدمی تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ گئے اور ایک ان میں سے چلا گیا۔وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ان میں سے ایک جو تھا اس نے دیکھا کہ قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقے میں خالی جگہ پڑی ہے وہ جلدی سے بڑھ کے آگے آیا اور آپ کے قریب آ کے بیٹھ گیا۔دوسرا جو تھا وہ لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جہاں کھڑا تھا وہیں اس کو تھوڑی سی جگہ ملی بیٹھ گیا۔تیسرا جو تھا وہ سمجھا کہ جگہ نہیں ہے وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی حالت نہ بتاؤں ان میں سے ایک نے تو اللہ کے پاس جائے پناہ لی اور اللہ نے اسے پناہ دی جو میرے قریب ہو کے بیٹھ گیا تھا اور وہ جو دوسرا تھا اس نے شرم کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے شرم کی یعنی اس کا بیٹھنا وہاں اس مجلس میں بیٹھنا اس کے گناہوں کی دوری کا باعث بنا۔اس نے حیاء کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے گناہوں کو معاف کیا۔اور جو تیسرا تھا اس نے منہ پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔ اب یہ بظاہر تو تین آدمیوں کا آنا بیٹھنا اور ان میں سے ایک کا چلا جانا معمولی بات ہے کیونکہ اس کے خیال میں اس تیسرے شخص کے خیال میں تھا کہ یہ آواز مجھ تک نہیں پہنچ رہی اس لئے بیٹھنے کا فائدہ نہیں ہے۔ لیکن چونکہ یہ افعال ان تینوں کے یہ کام جو تھے یہ فعل جو تھا اس کا معاملہ دل سے تھا دل سے پیدا ہوئے تھے دل کی کیفیت کا اظہار تھا اور اللہ تعالیٰ کی نظر بھی دل پر ہوتی ہے اور اس کے انعامات دل کی حالت کے مطابق ہوتے ہیں۔اس لئے دل کی حالت جزا اور نتیجے کے لحاظ سے بڑی اہم ہے۔ یہ چیز یاد رکھنے والی ہے۔پس یہاں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے معاملہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے دل کی حالت سے دیکھ لیا کہ کون دل کے معاملے میں کس حد تک آگے بڑھا ہے اور کس نے سستی دکھائی ہے۔پہلے دو کو ان کے درجے کے مطابق انعام ملا اور تیسرا محروم رہا بلکہ ناراضگی کا مورد بنا۔پس مؤمن کو چاہئے کہ دیکھ لے کہ اس کے سامنے جو مقصد ہے اس کے لئے اس نے کس حد تک قربانی کی ہے اگر وہ اس حد تک قربانی کر دے جس کی ضرورت ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا اور اس جزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔قربانی ہمیشہ یا تو طاقت کے مطابق ہوتی ہے یا ضرورت کے مطابق۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر دفعہ طاقت کے مطابق قربانی دی جائے۔بعض دفعہ صرف اتنی قربانی کا شریعت تقاضا کرتی ہے جتنی ضرورت ہے۔اس لئے ایک حدیث میں بھی آتا ہے کہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت لے گیا اس لئے کہ وہ ایک شخص نے دو درہم میں سے ایک دیا اور ایک شخص کے پاس لاکھوں تھا اس نے اس میں سے صرف لاکھ دیا جو اس کی حیثیت کے مطابق بہت کم تھا۔پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہونی چاہئے اور ان دونوں کی اس خرچ کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہی مقصود تھی۔

پس مؤمن کا اصل کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے دل کی کیفیت کو ڈھالے۔مقصود اس کا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو اور اس میں اس کی فلاح اور کامیابی ہے۔اس کے لئے ہمیں ہمیشہ سنجیدگی سے غور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ کس طریق سے ہم اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے اپنی صلاحیتیں اور استعدادیں بروئے کار لائیں۔انصار اللہ کا اجتماع بھی آج سے ہو رہا ہے شوریٰ بھی ہو رہی ہے۔ان کو بھی غور کرنا چاہئے اپنی شوریٰ میں بھی اور ان دنوں میں اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ کس حد تک ہم اپنے معیار دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے بڑھا سکتے ہیں بڑھانے چاہئیں بلکہ حاصل کرنے چاہئیں انصار اللہ کی عمر تو ایسی ہے جس میں ان کو نمونہ بننا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کو ہماری کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔تو یہ تو اس کا احسان ہے اس کی عطا ہے کہ ہمیں یہ کہہ کر کہ تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو تو میری رضا حاصل کرو گے ہمیں نوازا ہے ورنہ مال کی میں نے مثالیں دی ہیں۔اس کی خدا تعالیٰ کو ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا یا کسی کا بھی محتاج نہیں ہے۔ یہ تمام وسائل ذخائر سونا چاندی زمینیں اس نے پیدا کی ہیں۔اگر وہ چاہتا تو دین کا کام کرنے والوں کو یہ سب کچھ بانٹ دیتا خود مہیا کر سکتا تھا لیکن ہمیں وہ ہمارے مقاصد سے آگاہ فرما کر پھر اس کے حصول کے لئے قربانی کی طرف توجہ دلاتا ہے تا کہ ہم اس کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔

صرف مال ہی نہیں اس نے ہمیں اولاد بھی دی ہے۔اس کی تربیت کے اولاد کی تربیت کے اور طریقے بھی ایجاد فرما سکتا تھا اللہ تعالیٰ لیکن اس نے ماں باپ کو کہا کہ ان بچوں کی تربیت کرو ان پر اپنی حیثیت کے مطابق اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے خرچ کرو تا کہ یہ دین کے کام آ سکیں۔پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ایک احمدی ماں باپ کی کہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ دین کے کام آ سکیں اور تبھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بات پوری ہوتی ہے عہد پورا ہوتا ہے۔ایسی تربیت کرو ان بچوں کی کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ادراک انہیں بچپن سے حاصل ہو جائے۔پس اللہ تعالیٰ یہ چیزیں ہمارے سپرد کر کے ہماری آزمائش بھی کرتا ہے اور ہمیں نوازتا بھی ہے۔ یہاں میں ہر سطح کے عہدیداروں کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو نبھانے کی ذمہ داری دوسروں سے بڑھ کر ان کو اپنی سمجھنی چاہئے۔ ایک مقصد کے حصول کے لئے ان کی ذمہ داری لگائی گئی ہے جس کے لئے انہیں اپنی قربانی کے معیار کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے۔اسی طرح ہر سطح کا عہدیدار چھوٹی سے چھوٹی سطح سے لے کر محلے سے لے کر مرکزی سطح تک اپنی حیثیت کا صحیح اندازہ کر کے اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کر سکتا ہے اور کرنی چاہئے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر دلوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ تڑپ کے ساتھ کام کرنے والوں کے اخلاص کو برکت بخشتا ہے اور انہیں قرب میں جگہ دیتا ہے اور ایک عہدیدار کو اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر سطح کے عہدیدار کو بھی اور ہر احمدی کو بھی مجھے بھی آپ کو بھی سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کا صحیح ادراک بھی حاصل کریں اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ پاکستان میں ایک شہادت ہوئی ہے۔مکرم لطیف عالم بٹ صاحب ابن مکرم خورشید عالم بٹ صاحب آف کامرہ ضلع اٹک کو 15 اکتوبر کی رات کو سات بجے ان کے گھر کے قریب دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ لطیف عالم بٹ صاحب کے خاندان کا تعلق کامونکی ضلع گوجرانوالہ سے تھا۔شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد مکرم خورشید عالم بٹ صاحب کے ذریعہ ہوا جن کو 1934ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔شہید مرحوم اپریل 1952ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ایف۔اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایئر فورس میں بھرتی ہو گئے۔1991ء میں ریٹائر ہوئے۔ شہید مرحوم شہادت کے وقت بطور ناظم اشاعت انصار اللہ کے عہدے پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔اس کے علاوہ شہید مرحوم کی ضلعی سطح پر سیکرٹری ضیافت اور خدام الاحمدیہ میں ناظم صحت جسمانی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔شہید مرحوم اعلیٰ اخلاق اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت شوق تھا۔شہادت کے وقت ان کی عمر 62 سال تھی۔وصیت کا فارم انہوں نے فل کر دیا تھا اور ابھی پراسس میں تھی وصیت لیکن بہرحال اب کار پرداز کو ان کی وصیت کو منظور کر لینا چاہئے۔ ان کی وصیت میں منظور کرتا ہوں اس لئے بحیثیت موصی ان کے ساتھ جو بھی کارروائی کرنی ہے کار پرداز کرے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے ان کے لواحقین کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ پاکستان میں افراد جماعت کو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے محفوظ رکھے۔دشمن جو ہے اپنی دشمنی میں اب بڑھتا چلا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ جلد ہمارے لئے امن اور سکون کے حالات پیدا فرمائے۔ ❁❁

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 30 Oct 2014 Issue No. 44

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg.
No. GDP/001/2013-15

Printed & Published by Munir Ahmad Hafizabadi M.A and owned by The Nigran Badr Board Qadian and Printed at Fazle-Umar Printing Press, Harchowal Road Qadian, District Gurdaspur-143516, Punjab, India and Published at Office Badr Qadian,District Gurdaspur-143516, Punjab, India. Editor: Munir Ahmad Khadim

میں ہر سطح کے عہدیداروں کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو نبھانے کی ذمہ داری دوسروں سے بڑھ کر ان کو اپنی سمجھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر سطح کے عہدیدار کو بھی اور ہر احمدی کو بھی مجھے بھی آپ کو بھی سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کا صحیح ادراک بھی حاصل کریں اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 اکتوبر 2014 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ میں ایک فقرہ ہر مرد عورت چھوٹا بڑا جانتا ہے اور وہ ہے کہ ’’میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا‘‘ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ہمیں اس طرف بہت توجہ دلائی ہے اور ہمارے مقررین بھی اکثر تقریروں تحریروں میں خلفاء کی تقریروں میں عموماً اس فقرے کا استعمال ہوتا ہے۔ شرائط بیعت کا بھی خلاصہ یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے گا۔ اسی طرح تمام ذیلی تنظیموں کے جو عہد ہیں ان کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسی طرح بیعت کے الفاظ میں بھی ہم ان الفاظ میں دہراتے ہیں۔ عرض کہ یہ فقرہ ایک احمدی کا عہد ہے جس پر اس کی بیعت کا انحصار ہے۔ خلافت سے اور نظام سے جڑے رہنے کا انحصار ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ نظام سے جڑے رہنے کا، خلافت سے وابستگی کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ اور بیعت کا اعلان اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی باتیں صرف منہ کی باتیں رہ جاتی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفائے عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ اس فقرے سے واضح ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی دنیاوی چیز روک نہیں بنی چاہئے۔ اور دین کیا ہے دین اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہو کر اپنی زندگیاں گزارنا ہے۔ اپنے ہر قول و فعل سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ پس اس عہد کو پورا کرنے کے لئے بنیادی چیز نیک نیتی ہے۔ اس میں کسی قسم کے عذر اور بہانے نہیں ہونے چاہئیں۔ دنیاوی معاملات میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ہر انسان کا دائرہ مختلف ہوتا ہے۔ کسی کی کوشش محدود دائرے میں ہوتی ہے کیونکہ اس کا علم اور صلاحیت اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے محدود ہے یا بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ دوسری ترجیحات اس کے کام میں روک بن رہی ہوتی ہیں اسے محدود کر دیتی ہیں اور کسی کی کوشش بہت زیادہ ہوتی ہے اور صحیح رنگ میں ہوتی ہے۔ جس مقصد کو حاصل کرنا ہو صرف اسی پر نظر ہوتی ہے اور وہ پھر اسے مکمل حاصل ہو بھی جاتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ اس سے استفادہ کرتے ہوئے اور اس کی روشنی میں میں کچھ بیان کروں گا خاص طور پر واقعات ہیں۔ محدود دائرے کی کوشش اور مقصود کے مطابق کوشش کی ایک عام سی مثال آپ نے اس طرح دی ہے کہ بعض لوگ خواہ کتنا ضروری کام کیوں نہ ہو چلتے وقت اس بات کا خیال رکھتے ہیں بڑے کانشنس ہوتے ہیں اس بارے میں اپنے لباس کے بارے میں کہ ان کے لباس ٹھیک ہوں خاص طور پر ہمارے ایشین معاشرے میں مردوں اور عورتوں کی یہ حالت ہے کہ بہت زیادہ بعض دفعہ کانشنس ہو جاتے ہیں اپنے لباس کے بارے میں۔ لیکن اس کے مقابلے پر کچھ ایسے بھی ہیں جو بیشک فیشن بڑے شوق سے کرتے ہیں بڑے شوقین ہوتے ہیں لیکن جب ان کے سامنے کوئی مقصد ہو وہ اپنے رکھ رکھاؤ اور فیشن کو قربان کر دیتے ہیں۔ اگر مقصد کے حصول کے لئے اپنے لباس کے رَکھ رکھاؤ کے باوجود بھی انہیں دوڑنا پڑے تو وہ دوڑ بھی لیں گے۔ کسی جگہ بیٹھنا پڑے تو بیٹھ بھی جائیں گے۔ حتی کہ گرد و غبار میں بھی اگر ضرورت ہو تو بغیر کسی تکلف کے اس میں چل پڑیں گے۔ کیوں، اس لئے کہ اصل چیز ان کا مقصود اور مدعا ہوتا ہے کہ ہم نے یہ چیز حاصل کرنی ہے یہ مقصد حاصل کرنا ہے۔ ایک مثال حضرت مصلح موعود نے یہ بھی دی ہے کہ تاریخ انگلستان کے ایک واقعہ کی مثال ہے یہ۔ تاریخ میں واقعہ آتا ہے کہ ملکہ الزبتھ اول جو 1558ء میں غالباً اس کو تاج ملا تھا تقریباً 45 سال تک رہی ہے ملکہ بہت مشہور ملکہ تھی۔ بلکہ انگلستان کی عظمت اور طاقت کی بنیاد بھی اسی زمانے میں ہوئی ہے۔ ملکہ کے متعلق مشہور تھا کہ وہ اپنے درباریوں میں خوش پوشاک اچھے لباس پہننے والے اور خوش وضع لوگوں کو دیکھنا پسند کرتی تھی۔ اور جس کا لباس اعلیٰ اور قیمتی نہ ہو وہ دربار میں نہیں آ سکتا تھا۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے ارد گرد خوش وضع اور خوش لباس نوجوانوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنے قریبیوں کے ساتھ کہیں جا رہی تھی پیدل۔ راستے میں جاتے ہوئے ایک دفعہ کچھ کیچڑ آ گیا۔ اس وقت اس کے ساتھ انگلستان کی بحریہ کا کمانڈر ان چیف تھا سربراہ تھا جو ملکہ کا بڑا قریبی اور وفادار تھا اور بڑا خوش پوشاک اچھا لباس پہننے والا نوجوان تھا۔ جب وہ کیچڑ آیا راستے میں تو اس نے اپنا ایک بڑا قیمتی کوٹ پہنا ہوا تھا بلکہ وہ کوٹ تھا جو دربار کے لئے خاص ہوتا ہے۔ خاص موقعوں پر پہنا جاتا ہے۔ اس نے کیچڑ دیکھ فوراً اپنا کوٹ اتارا اور اس کیچڑ کی جگہ جو بالکل تھوڑی سی جگہ تھی اس پر ڈال دیا۔ ملکہ کو یہ دیکھ کر بڑا عجیب لگا۔ کہ اتنا قیمتی کوٹ ہے اور یہ کیچڑ پر ڈال دیا ہے اس نے۔ اس نے بڑے حیران ہو کر پوچھا سیسر والٹر ریلے نام تھا اس کمانڈر کا۔ تو اس افسر نے فوراً جواب دیا کہ ریلے کا کورٹ خراب ہونا اس سے بہتر ہے کہ ملکہ کا پیر یا جوتی خراب ہو۔ تو اس مثال سے یہ سبق ملتا ہے کہ ریلے جو افسر تھا باوجود خوش پوشاک اور وضع دار ہونے کے جب ملکہ کا معاملہ آیا تو اس نے اپنا فیشن اور رواداری اس پر قربان کر دی۔ پس اگر ایک دنیا دار ملکہ کی خوشنودی کے لئے فیشن چھوڑ سکتا ہے اپنا بہترین کوٹ قربان کر سکتا ہے۔ وضع قطع چھوڑ سکتا ہے تو پھر یہ سوچنا چاہئے کہ دین کی ترقی کے لئے اسلام کی اشاعت کے لئے مذہب کی مضبوطی کے لئے اور اس کے قیام کے لئے اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کی رضا کے حصول کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جانا چاہئے۔

پس کیا ہمیں یہ مقصد اتنا بھی پیارا نہیں ہونا چاہئے جتنا ریلے کو ملکہ کی خوشنودی پیاری تھی۔ دنیاوی بادشاہ کو خوش کرنے کے بعد خدمات کے باوجود اس کا انجام دردناک ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کو خوش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے تو اس دنیا میں بھی انعامات کا وارث بنتا ہے انسان اور انجام بھی بہترین ہوتا ہے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مقاصد کا اعلیٰ اور عمدہ ہونا کافی نہیں ہے۔ جب تک قربانی اور فدائیت بھی اس کے مطابق نہ ہو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اس وقت ملے گی جب دنیا ہمارے دین پر حاوی نہیں ہو گی بلکہ دین دنیا پر حاوی ہو گا۔ اگر ہمارے لڑکے اور لڑکیاں اس بات کا خیال رکھیں بلکہ ان کے ماں باپ بھی تو دین مقدم کرنے سے گھروں کے مسائل بھی حل ہو جائیں گے اور وہ مقصد بھی حاصل ہو جائے گا جو ایک مؤمن کا مقصد ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اسی طرح لباس ہے۔ یہ ہرگز منع نہیں کہ عمدہ لباس پہنو لیکن اس سے ضرور روکا گیا ہے کہ ہر وقت اتنے فیشن میں ڈوبے نہ رہو کہ دینی کام سے غافل ہو جاؤ۔

پس اسلام یہ کہتا ہے کہ کبھی بھی تم دینی کام سے غافل نہ ہو تبھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا حق ادا کر سکتے ہو۔ اسی طرح اعلیٰ کھانے ہیں ان سے دین نہیں روکتا لیکن ان کے دین کے راستے میں حائل ہو جانا ناجائز ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنے کاموں میں ان باتوں کو سامنے رکھنا چاہئے کہ جو چیزیں دین کے معاملے میں روک ہوں انہیں دور کیا جائے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اسلام قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے پھر۔ بالکل دنیا میں پڑ جاتے ہیں۔ فرمایا میرا مطلب یہ نہیں کہ تجارت کوئی منع ہے صحابہ تجارت بھی کرتے تھے مگر دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے ڈگمگائے نہیں۔ کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک

(باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان